بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 42

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

13 رمضان 1426 ہجری 18 اخاء 1384 ہش 18 اکتوبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 15 اکتوبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور پاکستان میں آنے والے زلزلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو متاثرین کی امداد کی طرف توجہ دلائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی

اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھلایا ہے وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئے دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ فخر اور ناز صرف صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلی بے بہرہ ہیں۔......

مگر یہ یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اسکو موت کہہ سکتے ہیں جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔ مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کہ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔...... میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اسکے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔...... خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔ غرض اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اسمیں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کریگا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا

باقی صفحہ نمبر (8) پر ملاحظہ فرمائیں

مونگ (پاکستان) کے شہداء احمدیت اور شمالی پاکستان میں آنے والے زلزلہ کا دلگداز و حقیقت افروز تبصرہ

زلزلہ زدگان کے لئے جماعت احمدیہ کی قابل تحسین مساعی

ایک قوم ہو کر زلزلہ زدگان کی مدد کرو مذہبی منافرتیں اور کدورتیں دور کرو ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے بند کرو یہ بات سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہ وارننگ کیوں ہے

جماعت کا فرض بنتا ہے کہ سب شہداء کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 / اکتوبر 2005 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت 155 تا 157)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ

باقی صفحہ نمبر (16) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

زلزلے پر زلزلہ

۷/اکتوبر بروز جمعہ کی صبح مونگ (پاکستان) کے احمدی بھائیوں کیلئے ایک قیامت خیز زلزلہ کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ ان معصوموں کو کیا معلوم تھا کہ وہ رمضان المبارک میں جمعہ کے روز جس فجر کی نماز میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور سجدہ ریز ہونے کیلئے جا رہے ہیں۔ پھر گھروں کو واپس نہیں آسکیں گے۔ یہ معصوم فجر کی نماز کی ایک رکعت مکمل کر چکے تھے۔ اور دوسری رکعت میں تھے کہ مسجد کے باہر سے کسی نے ان پر گولیاں برسائیں اور آن کی آن میں 8 معصوم احمدی موقع پر ہی شہید ہو گئے اور 20 شدید زخمی ہوئے جس کے نتیجہ میں احمدیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی کئی بیوائیں ہو گئیں کئی یتیم ہو گئے۔ اور کئی اپنے زخمی رشتہ داروں کو لیکر ہسپتالوں کا رُخ کرنے لگے۔ مسجد ان معصوم نمازیوں اور عظیم شہداء کے خون سے لت پت تھی۔ گھروں میں چیخ و پکار اور آہ وزاری کا ماحول تھا۔ چونکہ شہید ہونے والے احمدی تھے اس لئے پاکستان گورنمنٹ کو یا اس کے کسی ادارہ کو یہ توفیق نہیں مل سکی کہ وہ اس واقعہ کی مذمت کر سکے کیونکہ بقول ان کے احمدیوں کے کسی واقعہ میں ہمدردی کرنے یا ایسے واقعات کی مذمت کرنے سے ملاؤں کو اشتعال آتا ہے اور ان کا دل دُکھتا ہے۔

ہم نے دیکھا گورنمنٹ کی کسی ایجنسی نے ۲۴ گھنٹے تک تو اس واقعہ کی مذمت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 اکتوبر کے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں مونگ کے ان معصوم احمدیوں کی شہادتوں کی خبر دی تھی جس سے عالمگیر جماعت احمدیہ کو اس دردناک سانحہ کے متعلق معلوم ہوا تھا عالم احمدیت پر اس خبر سے ایک زلزلہ کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور فرمان الٰہی کے تحت مومنوں کا حال ایسا ہو گیا کہ اِذْ جَاءُوْكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا. هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا (احزاب ۱۱-۱۲)

جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی آ گئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل حلق تک آ گئے اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے گمان کرنے لگے اس وقت مومن سخت ابتلاء میں ڈالے گئے اور ان پر شدید قسم کے زلزلہ کی کیفیت ظاہر ہوئی۔

پھر کیا تھا جماعت احمدیہ عالمگیر کے تمام احباب رمضان کے مبارک مہینہ میں ان معصوم و مظلوم بھائیوں کیلئے مجسم دعا بن گئے تھے۔ اور سب سے بڑھ کر کہ ان مظلوموں کے ساتھ ان کے امام کی دعائیں بھی شامل تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ رمضان کے مہینہ میں تین اشخاص کی دُعائیں رد نہیں کی جاتیں فرمان نبوی ہے ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ دُوْنَ الْغَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ بِعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔

(سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب فى الصائم لاترد دعوته)

ترجمہ: تین افراد ایسے ہیں جن کی دُعا رد نہیں کی جاتی ایک عادل امام دوسرے روزہ دار یہاں تک کہ وہ روزہ کھولے تیسرے مظلوم کی پکار کہ اس کو خدا کے حضور قیامت کے روز مقام رفعت حاصل ہوگا اور ان کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور اللہ فرمائے گا میری عزت و جلال کی قسم میں چاہے کچھ وقت کے بعد ہی سہی ضرور ان کی مدد کروں گا۔

مونگ کے اس المناک سانحہ کے معصوم و مظلوم افراد کو یہ تینوں ہی باتیں حاصل تھیں اُنہیں بفضلہ تعالیٰ ایک امام عادل بھی نصیب ہے وہ روزے دار بھی تھے اور مظلوم بھی تھے۔ اور خداوند ذوالجلال نے اپنی عزت کی قسم بھی اُن کی خاطر کھائی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس سانحہ کو گزرے چوبیس گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ خدا نے اپنا قہری نشان دکھایا اور آن کی آن میں شدید زلزلے سے ہستی کو نیستی میں تبدیل کر دیا۔ عبرت کی نظر سے دیکھنے والوں کیلئے خدا کا یہ ایک قہری نشان ہے۔

ایک زلزلہ آج سے سو سال قبل ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ کی پہاڑیوں میں آیا تھا جس کا مرکز دھرمشالہ کے پہاڑ تھے جہاں سب سے زیادہ تباہی آئی تھی علاوہ اس کے اس وقت پنجاب کے ایک بڑے علاقہ میں بھی تباہی آئی تھی۔ اس زلزلہ سے صرف چند ماہ قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔

عفت الديار محلها و مقامها

یعنی عنقریب ایک تباہی آنے والی ہے جس کی وجہ سے سکونت کی عارضی جگہیں اور مستقل جگہیں دونوں مٹ جائیں گی۔ اور اس کے بعد ایک اور الہام بھی ہوا۔

"دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت برپا ہے اور موتا موتی لگ رہی ہے"

چنانچہ عین ان الہامات کے مطابق جو کئی ماہ پہلے شائع ہو چکے تھے اس زلزلہ نے لوگوں کو یہ قیامت کا نمونہ دکھایا اور پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔

اس تعلق میں ایک نہایت عجیب بات تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۳۷۸ میں درج ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو براہین احمدیہ حصہ پنجم کا مسودہ لکھ رہے تھے اس دوران حضور جب اس الہام تک پہنچے کہ:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

حضور یہ الفاظ لکھ کر اس کے پورا ہونے کا ثبوت درج کرنے کو تھے کہ زلزلہ آ گیا۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۸ء کے دور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گذشتہ سو سالہ دور جو 1882 سے 1908 تک جاری تھا اس صدی میں دہرایا جا رہا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۹۸۲ء سے ہی لگاتار ہم دیکھتے چلے آئے ہیں کہ بڑے عجیب و غریب ڈھنگ سے یہ سو سالہ تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ انہی دنوں میں سورت کے علاقہ میں طاعون کی تاریخ کو بھی دہرایا گیا پھر کسوف و خسوف کا نشان بھی دہرایا گیا۔ اور پھر سو سال بعد ٹھیک ۲۰۰۱ء میں سرزمین کابل پھر عبرت کا نشان بنی معصوم و مظلوم شہید حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب اور حضرت عبد الرحمٰن صاحب کی شہادت کے بعد اس سرزمین پر اب تک ایک لاکھ آدمی ہیضہ سے مر گئے تھے ٹھیک سو سال بعد ۲۰۰۱ء میں کابل کے لوگ "آپسی جہاد" اور امریکہ کے جہاد میں اب تک لاکھوں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اُتارے جا چکے ہیں۔ اُسی طرح ٹھیک سو سال بعد ۲۰۰۵ میں پھر پہاڑی علاقے شدید زلزلہ کے زیر اثر آئے ہیں ضد و تعصب کے مارے ہوئے بے شک اس کو نہیں مانیں گے لیکن جب ایک انصاف پسند اور خدا پرست ان مسلسل واقعات کی کڑیوں کو دیکھے گا تو انکو خداوند علیم و خبیر کے نشانات میں سے قرار دے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۴/اکتوبر میں فرمایا ہے کہ جس طرح ہم احمدی مونگ کے معصوم و مظلوم احمدیوں کے دردناک سانحہ پر غمگین ہیں اسی طرح اس کے ٹھیک چوبیس گھنٹے بعد آنے والے زلزلہ سے بھی ہم ایسے ہی غم و حزن میں مبتلا ہیں۔ انسانوں کو کہیں بھی دُکھ پہنچے جماعت احمدیہ بھی شدید دُکھ میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف دُعاؤں کے ساتھ مدد کرتی ہے بلکہ جہاں تک ہمیں وسائل حاصل ہیں ان کے ذریعہ بھی مدد کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ گزشتہ سونامی کے دنوں میں جماعت کی مدد سری لنکا۔ انڈونیشیا اور بھارت میں پہنچی۔ گجرات کے زلزلہ میں لاکھوں روپے کی مدد کی گئی کہیں بھی کوئی سیلاب آئے طوفان آئے زلزلہ آئے کسی بھی طرح کی کوئی آفت آئے جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں پیش پیش ہوتی ہے اور آج بھی ان زلزلہ زدگان کی خدمت کیلئے تن من دھن سے قربانی کیلئے تیار ہے۔ جماعت کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کے معصوم و مظلوم شہداء کے ورثاء ان کے بیوگان و یتامیٰ کی خدمت کیلئے کوئی آگے آئے یا نہ آئے ان کے زخمیوں کی مرہم پٹی کیلئے اور ان کو دلاسا دینے کیلئے کوئی آگے آئے یا نہ آئے لیکن وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو دن رات پورا کرتی رہے گی اس کو حقوق اللہ کی ادائیگی سے روکا جائے گا تب بھی وہ اوروں سے بڑھ کر حقوق اللہ کی ادائیگی کرے گی اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے گی چاہے ایسے ہی بندے کیوں نہ ہوں جو اس کے خون کے پیاسے اور مخالف ہوں۔

بالآخر ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکیں گے کہ موجودہ زلزلہ سے ظالموں کو ضرور سبق لینا چاہئے اور مظلوموں کی آہوں سے بچنا چاہئے جو زمین گناہوں اور ظلموں کی آماجگاہ بن جاتی ہے اور پھر جس پر مامورین الٰہی سے گستاخیاں اور شوخیاں کی جاتی ہیں وہ خدا کے غضب کو دعوت دیتی ہے۔ کیا یہ وہی مظفر آباد نہیں ہے جس کی اسمبلی نے 1973 میں پاکستان سے بھی پہلے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور پھر 1974 میں ان کی ہی شہہ پر پاکستان میں یہ قانون بنا تھا اگر تم قرآن مجید کو مانتے ہو تو کم از کم قرآن مجید میں ہی مامورین الٰہی کے مخالفین کے واقعات کو پڑھ لو۔ خدا تمہیں عقل سلیم عطا کرے۔ (منیر احمد خادم)

ضروری اعلان

تمام امراء کرام صدر صاحبان و ممبران جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے دفتر ناظر اعلیٰ قادیان میں اپنا اپنا E-mail بنوا کر بھجوائیں تاکہ Internet کی سہولت سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ دفتر ناظر اعلیٰ کا E-mail درج ذیل ہے۔ uliaqadian@yahoo.com

(ناظر اعلیٰ قادیان)

انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ سالانہ 2005 کے موقع پر مجلس شوریٰ میں صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئے گا یہ انتخاب منتخب شدہ نمائندگان کے ذریعہ ہوگا۔ ہر لجنہ اپنی مجلس کا اجلاس بلوا کر قواعد کے مطابق نمائندے چنے۔ چنے گئے نمائندوں کے نام دفتر لجنہ میں 25 نومبر تک پہنچ جائیں۔ انتخاب کے متعلق سرکلر نمبر 3/28.9.05 تمام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس کو یہ سرکلر نہ ملا ہو تو دفتر لجنہ سے جلد از جلد منگوا لیں۔

(بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

خطبہ جمعہ

ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور فکر اور متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

اگر جلسہ کے ماحول کی دُوری آپ کو تقویٰ سے دور لے گئی ہے تو وہ تین دن بے فائدہ ہیں۔

کوئی رشتہ کوئی تعلق نظام جماعت اور نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 02/ستمبر 2005ء (02/تبوک 1334 ہجری شمسی) بمقام بیت الرشید۔ہمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا تین دن کا سالانہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ وہ تین دن ہر مخلص احمدی کو اپنے اندر رحمتیں اور برکتیں لئے ہوئے محسوس ہوئے۔ نہ صرف ان فضلوں سے آپ نے، جو براہ راست اس جلسہ میں شامل تھے حصہ لیا، بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں ہر مخلص احمدی نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ان فضلوں کے نظارے دیکھے جن کا اظہار مختلف جگہوں سے خطوط اور فیکسوں کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ پس یہ جو تبدیلی اُس ماحول کی وجہ سے اکثریت نے ان دنوں میں اپنے اندر محسوس کی یہ صرف اس وجہ سے نہیں تھی کہ تقریریں بہت اعلیٰ تھیں، تقریروں کے عنوانات بہت عمدہ تھے، مقررین کا طرز خطابت کمال کا تھا یا شامل ہونے والوں کی جلسہ سننے کی طرف توجہ بہت زیادہ تھی۔ یا اکثریت محبت اور پیار سے رہ رہی تھی یا ہر ایک، ایک خاص جذبے سے سرشار تھا۔ یقیناً یہ باتیں تھیں لیکن ان سب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے اور پھر ان فضلوں کو جو ہر ایک کو نظر آ رہے تھے جلسے کے اس ماحول پر نازل ہوتا دیکھنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعائیں تھیں جو آج سے سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ پر آنے والے شاملین کے لئے کیں۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی گئی وہ دعائیں آج دنیائے احمدیت کے ہر ملک میں جہاں جہاں جماعت احمدیہ کے جلسے منعقد ہوتے ہیں اور ہم ان جلسوں کو دیکھتے ہیں تو ان دعاؤں کے اثر بھی اپنے اوپر دیکھتے ہیں۔

ان جلسوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد اپنی قائم کردہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا تھا۔ ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والا بنانا تھا۔ ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا تھا۔ پس اس مقصد کے لئے آپ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا اور آپ نے اس بات پر بڑی گہری نظر رکھی کہ لوگ، احباب جماعت، جب جلسے پر آئیں تو اس مقصد کو لے کر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔

ایک سال آپ کو خیال آیا، یہ احساس پیدا ہوا کہ جلسے کا جو مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوا، جو لوگ شامل ہوئے ہیں ان میں سے اکثریت یا بعض ایسے تھے جو اس جلسے کو بھی دنیاوی میلہ سمجھ رہے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وجہ سے ایک سال جلسہ منعقد نہیں فرمایا۔ اور یہ اعلان فرمایا کہ میرا مقصد جلسے سے اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا یا اپنی بڑائی ظاہر کروانا نہیں ہے بلکہ میں تو چاہتا تھا کہ لوگ خالصتاً للہ اس جلسے کے لئے آئیں۔ اور فرمایا کہ گزشتہ سال کے جلسے سے مجھے پتہ لگا ہے کہ لوگ اس کو بھی ایک دنیاوی میلہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور یہ بات میرے لئے سخت کراہت والی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اس سال جلسہ نہیں ہوگا۔ اور اس وقت جب ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہوگی تو آپ جو اپنی جماعت میں ایک پاک تبدیلی اور پاک نمونے قائم ہوتا دیکھنا چاہتے تھے آپ نے اس وقت جب اگلے سال جلسہ منعقد ہوا یا اس سال میں بھی بڑی شدت سے اپنی جماعت کے لئے دعائیں کی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان میں روحانیت پیدا کرے ان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور یہ کہ جلسہ میں شامل ہونے والے خالصتاً للہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔

پس آج ہم دنیا میں ہر ملک کے جلسے میں، جہاں جہاں جماعت احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہے ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور فکر اور متضرعانہ اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے جو آج ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں اور یہ ثمر کھا رہے ہیں، یہ پھل کھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ آپ کو آپ کی قبولیت دعا کے بارے میں خوشخبریاں دیں۔ مثلاً ایک فارسی الہام ہے۔ کہ دست تو دعائے تو ترحم ز خدا۔ یعنی تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش برستی ہے۔ پھر 1903ء کا ایک الہام ہے اور بھی بہت سارے ہیں کہ دُعَاءُ کَ مُسْتَجَابٌ تیری دعا مقبول ہوئی۔

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے وعدے ہیں جن کا فیض آج ہم پا رہے ہیں۔ ورنہ اگر انسان دنیاوی نظر سے دیکھے تو بعض ایسے کام ہیں جو ان جلسوں کے دنوں میں ناممکن نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسی آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور ایسی خوش اسلوبی سے ان کی تکمیل کروا دیتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ مثلاً جلسے کی تیاریوں کا مرحلہ ہے، جلسے کے دنوں میں آپ کے افسر صاحب جلسہ سالانہ کا ایک انٹرویو ایم ٹی اے پر آ رہا تھا کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بعض والنٹیرز (Volunteers) ایسے ایسے کام کر رہے ہوتے ہیں جن کا ان کی روزمرہ زندگی سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ مارکیوں کے کھڑے کرنے کا معاملہ ہے یا اور کام ہیں جن میں ٹیکنیکل آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض پیشہ وارانہ صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے خدام بڑے جذبے اور جوش سے اور بڑے ماہرانہ طریقے سے یہ کام کر دیتے ہیں۔ اُن میں بعض ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز بھی ہیں یا سائنس کے سٹوڈنٹس بھی ہیں، یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے طالب علم ہیں، لیکن ایک عام آدمی کی طرح، ایک عام مزدور کی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر جلسے کے دنوں کی ڈیوٹیاں ہیں بعض بچے بچیاں چوبیس چوبیس گھنٹے ڈیوٹی ادا کر رہے ہوتے ہیں اور بالکل بے نفس ہو کر کسی معاوضے کے بغیر، کسی ذاتی مفاد کے بغیر یہ سب کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

یہ روح اُن میں کس طرح پیدا ہوئی؟ یقیناً اس میں یہ جذبہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے مہمانوں کی خدمت ہم نے کرنی ہے اور اُن دعاؤں کا وارث بننا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کے لئے کی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے یہ جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں اور گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ہی ہم ایسے کام کرنے والوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا اثر دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ پس یہ کام کرنے کی روح اور یہ ایمان میں مضبوطی، یہ قربانی کے مادے، یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہیں۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ان کارکنوں کے علاوہ اور ان کارکنات کے علاوہ جو جلسہ گاہ کی تیاری، کھانے پکانے، صفائی اور جلسہ کے بعد اس کو سمیٹنے وغیرہ کے کام میں شامل ہوتے ہیں۔ جلسہ سننے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں ایم ٹی اے کے ذریعے یہ نظارے دیکھے گئے وہاں جس نے بھی جلسے کا ماحول بنایا، چاہے وہ گھروں میں ہو یا مساجد میں ہو، سب یہی لکھتے ہیں کہ ہم جلسے کی برکات کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہے تھے۔

پس یہ فضل کام کرنے والوں پر بھی ہیں اور شامل ہونے والوں پر بھی ہیں چاہے وہ براہ راست شامل ہونے والے ہوں یا ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شامل ہونے والے ہوں۔ اور یہ صرف ان تین دنوں کے لئے نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ان فضلوں کو سمیٹ کر ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی جوان، بوڑھے، عورت، مرد، بچے کا فرض ہے تا کہ وہ دعائیں نسلاً بعد نسلٍ ہمارے حصے میں آتی چلی جائیں۔ اور وہ اسی صورت میں ہوگا (جیسا کہ مَیں جلسے کے دنوں میں بھی کہہ چکا ہوں) کہ جب آپ نے ان تقاریر، ان نصائح، ان عبادتوں اور ان دعاؤں کو ان تین دنوں میں اپنی زندگیوں پر لاگو کیا اور اُن کے فیض سے حصہ پایا یا حصہ پاتے ہوئے اپنے آپ کو محسوس کیا۔ اور جب بعضوں نے اس روحانی ماحول کو اپنے اوپر نازل ہوتے دیکھا۔ بعض کو اللہ تعالیٰ اس ماحول کے نظارے بھی دکھا دیتا ہے تا کہ ایمان میں زیادتی کا باعث بنے۔ لیکن جو اس طرح نظارے نہیں بھی دیکھ رہے ہوتے وہ بھی اس ماحول میں رہنے کی وجہ سے اس ماحول پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش سے فیض پا رہے ہوتے ہیں۔

ایک خاتون نے ایک واقعہ لکھا تھا، میں نے کارکنان کی میٹنگ میں بھی بتایا تھا کہ آٹھ دس سال پہلے جب بیعت کی تو جلسے پر تشریف لائیں اور جس پرانی احمدی خاتون کے ساتھ آئی تھیں ان کا پروگرام یہ تھا کہ اپنے کسی عزیز کے ہاں رات کو رہنا ہے۔ تو اس وقت یہ نئی بیعت کرنے والی بڑی پریشان تھیں کہ میرا تو یہاں کوئی واقف نہیں ہے، یہ میری ایک واقف عورت ہے، یہ بھی یہاں سے جا رہی ہے۔ ان کو صحیح ماحول کا پتہ نہیں تھا، علم نہیں تھا کہ جلسے پر کیسا ماحول ہوتا ہے۔ اکیلی مَیں کیا کروں گی۔ کسی کو مَیں جانتی نہیں۔ خیر پرانی احمدی خاتون تو رات ہوتے ہی چلی گئیں۔ اور یہ نئی احمدی خاتون جلسہ گاہ کے انتظام کے تحت وہیں جلسہ گاہ میں ہی رہیں۔ اور کہتی ہیں مَیں پریشانی میں دعائیں کرتی رہی۔ اتنے میں ایسی کیفیت میں آنکھ لگ گئی۔ (یہ مجھے مستحضر نہیں ہے) بہر حال نظارہ دیکھا کہ آسمان سے ایک روشنی پھوٹی ہے جو دائرے کی شکل اختیار کر گئی ہے اور اس میں سے کچھ اوراق، کچھ صفحے، کچھ کاغذ نیچے آئے ہیں جن پہ عربی عبارت تھی، ان کو یاد تو نہیں کہ وہ عبارت کیا تھی، لیکن ان کا خیال ہے کہ قرآن کریم کے ہی کچھ احکامات تھے، نصائح تھیں اور دعائیں تھیں۔ بہر حال وہ کہتی ہیں مَیں نے اسی طرح وہ کاغذ جمع کئے اور جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو ان کے مطابق وہ نظارہ ان کے لئے اتنی تسکین کا باعث تھا کہ سارا خوف، فکر سب کچھ دور ہو گیا۔ یہ احساس ہی ختم ہو گیا کہ نئی جگہ ہے، نئے لوگ ہیں۔ تو اگلے دن صبح جب وہ احمدی خاتون آئیں جن کے ساتھ یہ آئی تھیں تو انہوں نے جو چلی گئی تھیں ان کو بتایا کہ مَیں تو اپنے فلاں عزیز کے گھر چلی گئی تھی، رات میری بڑے آرام سے گزری ہے، پتہ نہیں تمہاری رات یہاں کس طرح گزر سکی۔ تو اس نومبائع نے کہا کہ جو نظارے مَیں نے دیکھے ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضلوں سے نوازا ہے اور میری تسکین کے سامان پیدا فرمائے ہیں وہ بھلا تمہیں کہاں حاصل ہوئے۔

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

تو دیکھیں نیک نیّتی سے جلسے میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں کی بارش کے نظارے دکھاتا ہے جو ایمان میں مضبوطی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ تو یہ فضل صرف اس ایک عورت یا صرف اس ایک خاندان کے لئے مخصوص نہیں تھا بلکہ اس سارے ماحول کے لئے تھا۔ ان سب شاملین کے لئے یہ فضل تھے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ”اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح نہ خیال کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالصتاً تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے“۔

پس تائید حق کے یہ نظارے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو ایک خاص شکل میں دکھا دیئے۔ بعضوں کو وہ دکھاتا ہے اور بعضوں کے دل اس تسکین کی وجہ سے اس کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ ہاں واقعی یہ جلسہ ایک خاص جلسہ ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور قدرتوں کے نظارے دیکھے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں ہر امر اس کے جو لوازمات ہیں ان کے ساتھ مشروط ہے۔ آپ نے جلسے کے دنوں میں مستقل مزاجی کے ساتھ، استقلال کے ساتھ جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے وہاں سے آتے ہی اگر آپ ان کو بھول گئے ہیں کہ جلسے کے دن تو گزر گئے۔ اب یاد نہیں کہ ایک احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ بعد میں اس طرف توجہ نہیں رہی کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں کیا مستقل تبدیلیاں لانی ہیں تو ان تین دنوں کے جلسے میں آپ کی شمولیت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ اگر جلسہ کے ماحول کی دوری آپ کو تقویٰ سے دور لے گئی ہے تو وہ تین دن اس نماز کی طرح بے فائدہ ہیں جس میں آپ نے کسی مشکل اور مصیبت میں پڑنے کی وجہ سے، کسی ذاتی تکلیف کی وجہ سے رو رو کر دعا تو کر لی۔ لیکن اس نماز نے آپ میں یہ تبدیلی پیدا نہ کی کہ آپ مستقل پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق نماز ادا کریں اور پھر زائد عبادتوں کی طرف توجہ کریں۔

تو جلسہ بھی اسی طرح ہے کہ ایک جلسے میں سنی اور سیکھی ہوئی باتوں کو اپنے دلوں میں بٹھانا ہے اور اس کا اثر اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے اور پھر اگلے سال ایک نئی روح، ایک نئے جوش، ایک نئے جذبے کے ساتھ پھر چارج (Charge) ہو کر آئندہ کے لئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ورنہ آپ جلسے کے فیض سے حصہ پانے والے نہیں ہوں گے۔ جلسہ پر آپ نے مختلف عنوانات کے تحت تقریریں سنیں لیکن سب کا محور ایک ہی تھا کہ تقویٰ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا۔ پس اس تقویٰ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مستقل وارث بنتے چلے جائیں گے۔ اب کون ہے جو یہ کہے کہ نہیں جی جلسے کے دنوں میں کافی فیض پا لیا میری مصروفیات اس قسم کی ہیں کہ مَیں مستقل نہ اتنے انہماک سے، نہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھ سکتا ہوں، نہ توجہ دے سکتا ہوں اور نہ بعض دوسرے نیکی کے کام کر سکتا ہوں۔ منہ سے تو نہیں کہتے اور کوئی احمدی کہنے کی جرأت بھی نہیں کرتا۔ لیکن عملاً بعض لوگ اپنے عمل سے یہی جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ پس تقویٰ کی روح کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو جذب کرنے والے بنیں اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوں اور اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوں۔ ان سنی ہوئی باتوں کو، ان نصائح کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا رہے ہوں۔ اور خود بھی ہمیشہ اس پہ قائم رہنے کے لئے دعائیں کر رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرما کہ جو کچھ ہم نے سیکھا اب یہ ہمارے اندر قائم ہو جائے۔ انسانی دل کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اس لئے ہمیشہ دین پر اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ کسی کو کبھی یہ بڑائی کا احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میرے اندر یہ نیکی ہے بلکہ نیکی کو مزید عاجزی کی طرف لے جانا چاہئے، مزید عاجزی کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہ کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہے اور نہ ہی زندگی کا مستقل حصہ بن سکتی ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے نور سے منور کیا ہے۔ اکثریت جو یہاں بیٹھی ہے، یا جرمنی میں آئی ہوئی ہے ان کے بزرگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ملاقات میں آتے ہیں تو اکثر یا بعض لوگ تعارف تو یہی بتاتے ہیں کہ ہمارے نانا یا دادا یا پڑدادا یا پڑنانا صحابی تھے۔ الحمد للہ یہ بڑا اعزاز ہے لیکن یہ اعزاز اس وقت تک ہے جب تک آپ خود بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیک اور اعلیٰ اور پاک نمونے قائم کرنے والے ہوں گے۔ دین کی اہمیت اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آپ کی توقعات کے مطابق عمل کرنے والے ہوں گے۔

بعض خواتین اپنے تعارف تو صحابہ کے حوالے سے کروا رہی ہوتی ہیں لیکن لباس اور پردے کی حالت اور فیشن سے لگتا ہے کہ دین پر دنیا غالب آ رہی ہے۔ جماعت سے ایک تعلق تو ہے، ایک پرانا تعلق ہے، خاندانی تعلق ہے ایک معاشرے کا تعلق ہے لیکن ظاہری حالت جو معاشرے کے زیر اثر اب بن رہی

ہے وہ دینی لحاظ سے ترقی کی طرف جانے کی بجائے نیچے کی طرف جارہی ہے۔ اور پھر یاد رکھیں کہ ظاہری حالت کا تعلق دل کی کیفیت سے بھی ہوتا ہے۔ اس کا دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ دل بھی اس ظاہری کیفیت کے زیر اثر آجاتا ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہئے، یہی فخر کا مقام نہیں ہے کہ ہم صحابی کی اولاد ہیں۔ مرد ہو یا عورت، جب تک آپ اپنے اندر خود پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کریں گے باپ دادا کا صحابی ہونا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا تھا کہ تمہیں میری بیٹی ہونا کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک تمہارے اپنے عمل نیک نہیں ہوں گے۔ اس لئے جو جلسے کے تین دن ہیں جو گزشتہ ہفتے میں آپ کو تین دنوں کا روحانی ماحول میسر آیا ہے اب گھروں میں بیٹھ کر بھی اس کی جگالی کرتے رہیں۔ بچوں میں، آپس میں اس کے ذکر چلتے رہیں، تقریروں کے موضوعات کے ذکر چلتے رہیں، نصائح کے ذکر چلتے رہیں تو پھر ہی آپ کو فائدہ ہوگا۔ پھر جب آپ سوچیں گے اور غور کریں گے اور اپنے جائزے لیں گے کہ ہم سے کیا توقعات ہیں اور ہم کس حد تک ان پر پورا اتر رہے ہیں، اس جگالی کے نتیجہ میں وہ جائزے بھی سامنے آئیں گے تو پھر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ ہر وقت ہمیں یہ خوف ہونا چاہئے کہ شیطان کہیں ہمارے دلوں پر قبضہ نہ کر لے کیونکہ وہ اسی طاق میں بیٹھا ہے۔ نیکی کے راستوں کی طرف توجہ ہونے کے بعد برائی کے راستوں کی طرف نہ ہم چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین پر مضبوطی سے قائم ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے دین سے دور لے جانے والی حرکات ہم سے سرزد نہ ہوتی ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ امِ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی، باقاعدگی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ ایک تمثیلی بیان کی ہے، اللہ میاں کی تو دو انگلیاں نہیں ہیں۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی باقاعدگی سے یہ دعا کرتے تھے تو ہمارے پر کس قدر فرض ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو سیدھا رکھے۔

خلافت جوبلی کے استقبال کے لئے میں نے جو دعائیں بتائی ہیں اس میں یہ قرآنی دعا بھی شامل ہے کہ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾۔ (آل عمران: 9) کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا کر۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پس یہ دعا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا اور نصیحت کے مطابق ہی ہے۔ تو دین کا علم اور دین پر قائم رہنا اور دین پر عمل کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا، اللہ کے فضل سے ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو خاص طور پر یہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔

بعض معمولی باتیں ہوتی ہیں جو دلوں کو ٹیڑھا کرنے کا باعث بن جاتی ہیں اور عموماً یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ مثلاً دو باتیں ہیں ایک شدید محبت اور ایک شدید غصہ جس میں انتہاء پائی جاتی ہو۔ تو اصل میں جو شدید محبت ہے وہی شدید غصے کی وجہ بنتی ہے۔ جب غصہ آتا ہے تو وہ یا تو نفس کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے یا اپنے کسی قریبی عزیز کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ بعض دفعہ میاں بیوی کی جو گھریلو لڑائیاں یا خاندانی لڑائیاں یا کاروباری لڑائیاں ہوتی ہیں ان میں انسان مغلوب الغضب ہو کر ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ تو جب یہ مغلوب الغضب ہوتا ہے تو اس وقت اپنے نفس سے ہی پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو اپنے نفس کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آرہی ہوتی اور اس کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ بالکل ہوش و حواس غائب ہوتے ہیں۔

قضاء میں بعض معاملات آتے ہیں اگر فیصلہ مرضی کے مطابق نہ ہو، ایک فریق کے حق میں نہ ہو تو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ہوش و حواس میں نہیں رہتے۔ صاف جواب ہوتا ہے کہ جو کرنا ہے کرلو۔ اور پھر جب تعزیر ہو جاتی ہے، سزا مل جاتی ہے تو پھر معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے معافی مانگتے ہیں کہ غلطی ہو گئی، ہمیں معاف کردیں اور پھر فیصلہ پر بھی عملدرآمد کردیں گے۔ تو یہ تو وہی حساب ہو جاتا ہے ان کا کہ سو جوتیاں بھی کھالیں اور سو پیاز بھی کھالئے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی، جھوٹی اناؤں نے انہیں اپنے قبضے میں لیا ہوتا ہے۔ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اطاعت کرنی ہے۔ ویسے اگر اپنے اوپر کوئی بات نہ ہو، اپنا مسئلہ نہ ہو تو دعوے یہ ہوتے ہیں کہ نظام جماعت پر، خلیفۂ وقت پر ہماری تو جان بھی قربان ہے۔ لیکن اپنے خلاف فیصلہ ہو جائے تو پھر وہ نہیں مانتے۔ اور پھر نہ صرف مانتے نہیں بلکہ جماعت کے خلاف اعتراض بھی کرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے جو لوگ ہیں وہ اس زمرے میں شمار ہوتے ہیں جن کے دل آہستہ آہستہ مستقل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ جھوٹی اناؤں کی خاطر، چند ایکڑ زمین کی خاطر وہ اپنا دین بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے عزیز جو مجلس لگاتے ہیں یا ان کو اپنی مجلسوں میں بلاتے ہیں یا بعض دفعہ پاس بٹھا کر کھانا کھلا لیتے ہیں کہ جی مجبوری ہوگئی تھی۔ بعض دفعہ یہ بہانے بن رہے ہوتے ہیں کہ فلاں عزیز کی وفات پر وہ آیا تھا اس لئے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیا۔ تو ایسے لوگ بھی اس مجرم کی طرح بن رہے ہوتے ہیں۔ نظام جماعت کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ جماعت کی تعزیر جو ایک معاشرتی دباؤ کے لئے دی جاتی ہے، اس کو اہمیت نہ دیتے ہوئے چاہے ایک دفعہ ہی سہی اگر کسی ایسے سزا یافتہ شخص کے ساتھ بیٹھتے ہیں جس کی تعزیر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زبانِ حال سے یہ پیغام دے رہے ہوتے ہیں کہ سزا تو ہے لیکن کوئی حرج نہیں، ہمارے تمہارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے تعلقات قائم ہیں۔ سوائے بیوی بچوں یا ماں باپ کے۔ ان کے تعلقات بھی اس لئے ہوں کہ سزا یافتہ کو سمجھانا ہے۔ اور قریبی ہونے کی وجہ سے ان میں درد زیادہ ہوتا ہے اس لئے ایک درد سے سمجھانا ہے۔ ان کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص کسی جماعتی تعزیر یافتہ سے تعلق رکھتا ہے تو میرے نزدیک اسے نظام جماعت کا کوئی احساس نہیں ہے۔ خاص طور پر عہدیداران کو یہ خاص احتیاط کرنی چاہئے۔

پھر بعض دفعہ بعض لوگ غصے میں ایسے الفاظ کہہ جاتے ہیں جو ہر مخلص احمدی کو برے لگتے ہیں۔ مثلاً لڑائی ہوئی یا گھریلو ناچاقیاں ہوئیں۔ بیوی سے تعلقات خراب ہوئے تو کہہ دیا کہ جو تم نے کرنا ہے کرلو۔ خلیفۂ وقت بھی کہے گا تو میں نہیں مانوں گا۔ تو ایسے لوگ پھر آہستہ آہستہ جماعت سے بھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن جن کے سامنے یہ باتیں ہوتی ہیں وہ پریشانی کے خط لکھتے ہیں کہ دیکھیں جی اس کو خلیفۂ وقت کا بھی احترام نہیں ہے اس کو سزا ملنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو سزا دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر ان کے اندر جماعت سے تعلق کا کوئی ہلکا سا بھی شائبہ ہے تو جب تعزیز ہوگی یا فیصلہ ہوگا تو ان کو احساس ہوگا کہ ہمیں مان لینا چاہئے۔ اور اگر نہیں مانیں گے تو کسی حق کے ادا کرنے کے لئے سزا ہوگی اور سزا سے علیحدگی ہو ہی جاتی ہے۔ سزا اس لئے نہیں ہوگی کہ اس نے خلیفۂ وقت کو کیوں کچھ کہا۔ خلیفۂ وقت کو کہنے کے لئے تو سزا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس نے تو خود اعلان کر دیا کہ میں نظام جماعت میں شامل نہیں ہوں، میں بیعت میں شامل نہیں ہوں اس لئے اس کی فکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو خود علیحدہ ہو رہا ہے۔ پھر وہ جانے اور اس کا خدا جانے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت زیادہ محبت ہو تو اس وجہ سے ٹھوکر لگتی ہے۔ بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ بچے کو سزا ملی ہے تو اس سے محبت کی وجہ سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ بچے کی محبت غالب آجاتی ہے اور نظام جماعت کے خلاف ماں باپ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، بہن بھائی ایک دوسرے کی محبت غالب آنے کی وجہ سے نظام کے فیصلوں پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح بعض دوسرے رشتے بھی ہیں۔ تو بہر حال محبت اور غضب کی وجہ سے یعنی ان دونوں میں شدت کی وجہ سے یہ برائیاں عموماً پیدا ہوتی ہیں۔

پس ہر احمدی کو یہ بھی ہر وقت ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جب بھی ایسے معاملات ہوں اونچ نیچ ہو جاتی ہے، نظام جماعت سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں، قضاء سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ ٹھنڈے دل سے ان فیصلوں کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر کوئی اپیل کا حق ہے تو ٹھیک، نہیں تو جو فیصلہ ہوا ہے اس کو ماننا چاہئے۔ کوئی رشتہ، کوئی تعلق نظام جماعت اور نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے۔ نہیں تو یہ عہد کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ پس اگر اس دعوے کو سچا ثابت کرنا ہے تو ہر تعلق کو خالصتاً للہ بنانا ہے۔ اپنی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور نظام کا بھی احترام کرنا ہے۔تو پھر ان دعاؤں کے وارث بنیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں اور اُن توقعات پر پورا اتریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں سے رکھی ہیں۔اگر ہم سچے اور پکے احمدی ہیں تو ہمیں ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ان راستوں پر چلنا چاہئے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے متعین کئے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں:''ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے''۔پھر فرماتے ہیں:''یادرکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کرسکیں۔سوتم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا،ہنسی،کینہ وری،گندہ زبانی، لالچ،جھوٹ،بدکاری،بدنظری،بدخیالی،دنیا پرستی،تکبر،غرور،''تکبر اور غرور ہی ہے جو بہت سارے جھگڑوں کی بنیاد بنتا ہے''خود پسندی''،یہ بھی بہت بڑی وجہ ہے،جھگڑوں کی بنیاد کی''شرارت،کج بحثی''،بلاوجہ بحث میں پڑ جاتے ہیں۔فرمایا کہ''یہ سب چھوڑ دو۔پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا''۔یعنی اعلیٰ اخلاق تمہیں تب ملیں گے۔اللہ تعالیٰ کا قرب تب ملے گا۔''جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کرلے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کرسکتے ہو،نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو''۔بہت سارا کبر اور غرور پیسہ آنے کی وجہ سے آجاتا ہے اگر اپنی زندگیوں میں غور کریں تو آپ کو نظر آئے گا۔''اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو۔سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیردے۔تم اَبْنَآءُ السَّمَآء بنو نہ اَبْنَآءُ الْاَرْض''(آسمان کی طرف جانے والے بنو،زمین کی طرف نہیں)''اور روشنی کے وارث بنو۔نہ تاریکی کے عاشق۔تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں۔کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے''۔

(کشتیٔ نوح روحانی خزائن جلد 19صفحہ45)

پس یہ ہے اس تعلیم کا خلاصہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں۔ابناء السماء بننے والے ہوں نہ کہ ابناء الارض۔عرش سے ہمارا تعلق ہو۔عرش سے تعلق جوڑنے والے ہوں نہ کہ دنیاداری میں پڑ کر جھوٹی اناؤں کی نظر ہو کر دنیا کے بندے بن جائیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا،ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ کس حد تک ہم ان برائیوں سے بچنے والے ہیں یا بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل مانگتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو زمانے کے امام کی جماعت سے چمٹائے رکھیں کہ اِس میں ہی ہماری بقا ہے۔اِس میں ہی ہماری بھلائی ہے۔اِسی سے ہمیں دنیا و آخرت کے فائدے حاصل ہونے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

بقیہ صفحہ (1)

ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ دنوں دو ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے ہر احمدی کے دل میں چاہے وہ کہیں کا رہنے والا ہو ایک غم اور درد کی لہر دوڑا دی مختلف ممالک سے خطوط کے ذریعہ اس کا اظہار ہوا۔خاصکر پاکستانی احمدیوں کے لئے یہ دونوں صدمے بہت تکلیف دہ تھے۔ایک واقعہ جمعہ کے دن ہوا(جبکہ منڈی بہاء الدین میں صبح کی نماز پڑھتے ہوئے آٹھ احمدیوں کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا)اور دوسرا واقعہ اگلے دن زلزلہ کا ہوا جس نے پاکستان میں بہت بھاری تباہی پھیلائی۔فرمایا جہاں تک پہلے واقعے کا سوال ہے ہم جانتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آتے ہیں۔تمام انبیاء کے ساتھ اس طرح کے سلوک ہوئے ان کو دکھ دیا گیا ستایا گیا لیکن انہوں نے اللہ ہی کے آگے فریاد کی اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔جماعت کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی جماعت پر ایسا واقعہ آیا تو افراد جماعت نے صبر کے ساتھ اس کو برداشت کیا اور ہر ایسے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت کو نوازتا چلا گیا۔پس جن کے بچے اور خاوند شہید ہوئے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہو گئے اور جماعت کی تاریخ کا حصہ بن گئے ان کو آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔یقیناً یہ شہداء اللہ کی نظر میں ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔ہر احمدی جس نے خدا کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ان کے رشتہ دار اور ہر احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی ہمیشہ کی زندگی بنائی۔اگرچہ کہ صدمہ عظیم ہے لیکن اللہ کی طرف سے خوشخبری ملنے کے بعد صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے خدا نے کبھی بھی جماعت کی قربانیاں ضائع نہیں کیں اور یہ قربانی بھی وہ ضائع نہیں کرے گا۔اللہ تعالیٰ شہداء کے تمام عزیزوں کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔فرمایا جذبات میں آکر کسی کو طعن وتشنیع کرنے کی ضرورت نہیں ہم نے اپنا جو امتیاز قائم کیا ہوا ہے اس کو قائم رکھنا ہے۔ہمارا کام اس ایمان پر قائم رہنا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اس دنیا میں سب شہیدوں کی اولادوں کو اللہ نے نوازا ہے۔رمضان سے پہلے کوئٹہ میں بھی ایک شہادت ہوئی تھی جماعت کا فرض بنتا ہے کہ سب شہداء کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس کے بعد حضور پُرنور نے زلزلہ کا ذکر کیا اور فرمایا یہ زلزلہ شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر میں آیا ہے۔جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان اس آفت کی بناء پر دل میں دکھ محسوس کر رہا ہے اور پاکستانی احمدی بھائی تو انتہائی دکھ اور درد میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہموطنوں کا محافظ ونگہبان ہو جائے۔وطن کی محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ احمدی اپنے بھائیوں کی عملی طور پر بھی اور دعاؤں کے ذریعہ بھی مدد کریں اور اپنی تکلیفوں کو بھول جائیں۔اور باہر جس جس ملک میں پاکستانی احمدی بستا ہے وہ اپنے ملک سے محبت کی عملی تصویر ہے لہذا اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ پاکستانی احمدی اپنے ملک کا وفادار نہیں تو یہ خیال خام ہے۔ میں ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں حتی المقدور ان کی مدد کریں اور جو پاکستانی باہر کے ملکوں میں ہے وہ بھی بڑھ چڑھ کر پاکستان کی مدد کریں۔فرمایا صرف پاکستانیوں کی نہیں بحیثیت انسان ہم نے انڈونیشیا جاپان وغیرہ ہر جگہ مدد کی ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم محض انسانیت کے ناطے اور اللہ کی خاطر کام کرتے ہیں اور کوئی دکھاوا اور شہرت ہمیں ہرگز مقصود نہیں ہوتا جماعت احمدیہ کی طرف سے جو امدادی کاروائیاں کی جارہی ہیں ان کا میں کچھ ذکر کرتا ہوں فرمایا زلزلہ کے بعد سخت بارش اور اولے پڑنے شروع ہو گئے اور لوگ ٹھنڈ میں بھوکے پیاسے باہر ہی کھلے آسمان کے نیچے پڑے تھے ایسے میں وہ کھانا پکا بھی نہیں سکتے تھے ہمارے خدام اسلام آباد سے دیگوں میں کھانا پکا کر لے جاتے اور روزانہ ڈیڑھ دو ہزار آدمیوں کو کھانا ملتا تھا۔روزانہ جماعت کی طرف سے خشک راشن کمبل وغیرہ بھیجے جاتے رہے۔سامان اکٹھا کیا جارہا ہے اور بھیجا جارہا ہے فرمایا کل ہی چار ٹرک سیالکوٹ سے اور ایک ٹرک ربوہ سے گیا ہے۔حضور نے فرمایا بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں سب سے پہلے ہماری خدام الاحمدیہ کی ٹیم امدادی کاروائی کے لئے پہنچی ہے۔

حضور نے زلزلہ کی سخت تباہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف مصیبت زدگان کو دو ماہ تک سنبھالنے کے اخراجات کا تخمینہ لگایا جائے تو صرف اسی کے لئے ہی کئی ارب روپوں کی ضرورت پڑے گی فرمایا جماعت کا خیال ہے کہ ان کے لئے ایک علاقہ معین کر دیا جائے اور ان علاقوں کے کل مصیبت زدگان کو جماعت سنبھالے۔ان کے لئے ٹینٹ لگا کر کالونی بنادی جائے اور ان کو مکمل طور پر دو ماہ کے لئے جماعت سنبھال لے گی۔اللہ توفیق دے کہ ہم بے لوث اور بے نفس ہو کر خدمت کر سکیں۔ فرمایا جرمنی اور انگلینڈ سے 5ڈاکٹر 20ہزار پاؤنڈ مالیت کی دوائی لیکر پاکستان جاچکے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے اور ایک ٹیم امریکہ میں بھی تیار بیٹھی ہے۔ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی ریلیف کا سامان روانہ ہونے والا ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک قوم ہو کر کام کریں۔مذہبی منافرتیں ختم کریں۔علماء کفر کے فتوے لگانے بند کریں تاکہ اللہ مہربان ہو حضور پُرنور نے آسمانی آفات کے نزول کے وقت ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بھی بتائیں جو آپؐ ایسے وقت میں اپنے رب سے مانگا کرتے تھے۔فرمایا ایک دوسرے سے محبت کریں۔اللہ کی ناراضگی سے پناہ مانگیں۔سیاسی لیڈروں کو بھی علماء کو بھی عام آدمی کو بھی اپنے آپ کو بدلنا ہوگا۔فرمایا پاکستان میں بعض سمجھ دار لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ خدا کی وارننگ ہے فرمایا یہ بات سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہ وارننگ کیوں ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کرو۔رمضان کے مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات ومصائب سے محفوظ رکھے۔

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

ادا کریں اور خود ستاؤں والے بھی اس کی پابندی کریں۔ حضور اقدس نے ان نمائش کے بعد رات آٹھ بج کر پچیس منٹ پر دعا کرائی اور پھر مئی مارکیٹ کے صدر دروازہ پر قائم کئے گئے شعبہ رجسٹریشن کی طرف تشریف لے گئے جہاں امسال پہلی مرتبہ مستقل نوعیت کے کارڈز کے ذریعہ داخلہ کا نظام جاری کیا گیا تھا۔ یہاں اس نظام کے انچارج مکرم طارق محمود صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے حضور کا استقبال کیا اور ان کے نائب مکرم کاشف پرواز صاحب نے حضور انور کو اس نئے سسٹم کی تفصیلات بتلائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنا داخلہ کارڈ مشین میں ڈال کر اس نئے سسٹم کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ اس کا ریکارڈ کہاں ہے تو کاشف صاحب نے متعلقہ پروگرام کو چلایا تو کمپیوٹر سکرین پر حضور کے کارڈ کی جملہ تفصیلات آگئیں جن کے مطابق 20:28:58 بجے اس سسٹم کا افتتاح ہوا تھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس شعبہ کے مرکزی دفتر میں تشریف لے گئے اور اس نظام کے کنٹرولنگ اور ریکارڈنگ کے نظام کا جائزہ لیا۔

اس شعبہ کا معائنہ فرما کر حضور انور کھانے کی اُس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں تمام کارکنان کھانے کی میزوں کے گرد بیٹھے تھے اور حضور کے لئے ایک چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ حضور کے اپنی جگہ تشریف فرما ہونے کے تھوڑی دیر بعد کھانے کا آغاز ہوا اور اس طرح سے جملہ کارکنانِ جلسہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کھانے کے بڑے ہال میں نمازِ مغرب و عشاء حضور انور کی امامت میں باجماعت ادا کی گئیں جس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور اس طرح اس روز کی مصروفیات بھی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچیں، الحمدللہ۔

(رپورٹ مرتبہ: محمد الیاس منیر۔ جرمنی)

26/اگست 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ جماعت جرمنی کا یہ جلسہ سالانہ، جماعت کے مرکزی سنٹر بیت السبوح فرنکفرٹ سے 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر آباد شہر Mannheim میں Maimarkt کے مقام پر ہو رہا ہے۔ اس Maimarkt کا رقبہ دو لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ وہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن ہوتے ہیں۔ اس ایریا کے ارد گرد 20 ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں جو سب سے بڑا ہال ہے اس کا رقبہ 8 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے اس جگہ اپنے جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ ساری جگہ پختہ اور بہت صاف ستھری ہے اور اس وسیع و عریض ایریا میں مختلف مارکیز اور بڑی تعداد میں خیمے لگا کر جلسہ کے انتظامات مکمل کئے گئے تھے۔

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور صدر دروازے سے گزرتے ہوئے اس چبوترے پر تشریف لے گئے جہاں پرچم کشائی کی تقریب ہونی تھی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ پرچم لہرانے کے ساتھ ہی بہت سارے کبوتر آزاد فضا میں چھوڑے گئے۔ پرچم لہرانے کی تقریب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مردانہ جلسہ گاہ کے اس بڑے وسیع و عریض ہال کو بڑے خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے "نظام وصیت" کے تعلق میں ایک ارشاد پر مشتمل بہت بڑا بینر لگایا گیا تھا جس نے اس سارے ہال کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا تھا۔

خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح

آج کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 104 کی تلاوت فرمائی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا مضمون بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بے شمار احکامات دے کر ان پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک ہو کر رہنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ اللہ کی رسّی تم پر انعام ہے۔ اس اللہ کی رسی کو پکڑنے کی وجہ سے تم پر اللہ کے فضل نازل ہوئے اور اس کے انعاموں سے تم نے حصہ پایا۔ تمہارے معاشرے کے تعلقات بھی خوشگوار ہوئے اور تمہاری آپس کی رشتہ داریوں میں بھی مضبوطی پیدا ہوئی۔

حضور انور نے صحابہ کرامؓ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح انصار نے مکہ کے مہاجرین کو اپنا بھائی بنایا۔ اپنی آدھی جائیدادیں بھی ان کو دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ ہم اپنی ایک بیوی کو طلاق دیتے ہیں تم اس سے شادی کر لو۔ تو اس حد تک بھائی چارے اور محبت کی فضا پیدا ہو گئی۔ محبت اور بھائی چارے کی یہ فضا صرف امن اور آسائش کے وقت میں نہیں تھی بلکہ جنگ اور تکلیف کی حالت میں بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے اور یہ صرف اس لئے تھا کہ ان لوگوں نے اللہ کی رسی کی پہچان کی اور اسے مضبوطی سے پکڑا۔

حضور انور نے جنگ یرموک کا وہ واقعہ بیان فرمایا جب کچھ صحابہ شدید زخمی تھے اور ایک شخص پانی لئے ایک زخمی صحابی کے پاس آیا جو جان کنی کی حالت میں تھے تو ان کے ساتھ تڑپنے والے صحابی کے کراہنے کی آواز آئی۔ پہلے زخمی نے کہا کہ پانی ان کے پاس لے جاؤ۔ جب پانی پلانے والا دوسرے زخمی صحابی کے پاس پہنچا تو ایک تیسرے زخمی صحابی نے پانی مانگ لیا۔ دوسرے صحابی نے کہا پہلے اُسے دو جس نے پانی مانگا ہے۔ جب پانی پلانے والا تیسرے صحابی کے پاس پہنچا تو وہ پانی پینے سے پہلے ہی اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ جب یہ واپس دوسرے صحابی کے پاس پہنچا تو ان کی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور پھر جب یہ پانی پلانے والا شخص پہلے کے پاس پہنچا تو وہ بھی اللہ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں نے قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے کا یہ انقلاب آنحضرت ﷺ سے منسوب ہونے کے بعد قائم کیا ہے۔ انہوں نے یہ معیار حاصل کئے اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی جس کو پکڑ کر ان میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی۔ قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔ وہ رسّی تھی اللہ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے جس کے حکموں پر عمل کرنے والا خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔ وہ رسّی تھی نبی کریم ﷺ کی ذات کہ آپؐ کے ہر حکم پر قربان ہونے کے لئے صحابہؓ ہر وقت تیار رہتے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء جو خلفاء راشدین کہلاتے ہیں ان کے توسط سے مسلمانوں نے اُس رسّی کو پکڑا جو اللہ کی رسّی اور اس کی طرف لے جانے والی رسّی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا آنحضرت ﷺ سے یہ بھی وعدہ تھا کہ آخرین میں سے تیری امت میں سے تیری لائی ہوئی شریعت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے میں مسیح و مہدی کو مبعوث کروں گا تا کہ پھر وہ احکامات لاگو ہوں تا کہ پھر اللہ کی رسی کی قدر کا احساس پیدا ہو، تا کہ پھر اس مسیح و مہدی کو ماننے والے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک انقلاب آج سے چودہ سو سال قبل آیا تھا اور دشمن کو بھائی بھائی بنایا گیا اور ایک انقلاب اس زمانے میں اس نبی امّی کی قوت قدسیہ کی وجہ سے اس کے عاشق صادق کے ذریعہ سے برپا ہوا ہے جس نے تمہیں پھر سے اکٹھا کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے غلامِ صادق کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہوگی وہ علیٰ منہاج نبوت ہوگی اور اس کا دور قیامت تک چلنے والا دور ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کے قیامت تک قائم رہنے کے بارہ میں بعض لوگ اس کی اپنی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ ہم میں سے بھی بعض لوگ بعض دفعہ باتیں کرتے رہتے ہیں تو آج جو یہ باتیں کرتا ہے کہ قیامت تک اس نے رہنا ہے یا نہیں وہ بھی اللہ کی رسّی کو کاٹنے کی باتیں کرتا ہے۔ اگر کوئی دلیل ان کے پاس اس چیز کی ہے بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کے بعد ہر چیز باطل ہو چکی ہے۔ وہ دلیل اپنے پاس رکھیں اور جماعت میں فساد پیدا نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی ہے۔ آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔

حضور انور نے جماعت کو خلافت جوبلی کے لئے دعاؤں اور عبادات کا جو پروگرام دیا ہے اس کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اسی طرح جماعت جرمنی کو سو مساجد کے منصوبہ کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تین سال کے بعد ہونے والی خلافت جوبلی تک اس کام میں تیزی پیدا کریں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن علیحدہ شائع ہو چکا ہے)۔ پرچم کشائی کی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

تین بجے حضور انور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ساتھ میٹنگ میں زرّیں ہدایات

پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے شام احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو اور جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم طاہر محمود صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی تعلیمی میدان میں ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ چند سال قبل ایسے طلباء و طالبات جو یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے یا جنہوں نے گریجوایشن کیا تھا صرف چند تھے۔ جب کہ گزشتہ دو سالوں میں صرف گریجوایشن کرنے والوں کی تعداد دو صد سے تجاوز کر چکی ہے اور اس سال یونیورسٹی یا ٹیکنیکل کالجز میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد دو سو اور طلباء کی تعداد پونے تین سو سے زائد ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

جرمنی میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام اپریل 2000ء میں عمل میں آیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف فیلڈز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء نے مختلف شعبوں میں جماعتی امور میں خدمات سرانجام دینے کا آغاز کر دیا ہے اور یہ سلسلہ آگے بڑھ رہا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے طلبا اور طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں چند باتیں آپ سے کروں گا بلکہ بعض سوالات آپ سے پوچھوں گا۔

حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ طلبا اور طالبات کو جو آپ نے سرٹیفیکیٹ اور میڈلز وغیرہ دینے ہیں اس کے لئے آپ نے کیا معیار بنایا ہے۔ یونیورسٹی یا بورڈ جو سرٹیفکیٹ دیتا ہے اس کا کیا معیار ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ O Level اور اس سے اوپر کے Level کے طلبا کو جنہوں نے امتیازی پوزیشن لی ہے سرٹیفکیٹ دینے چاہئیں تا کہ ان میں پڑھائی کا شوق پیدا ہو۔

حضور انور نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ کتنی ہیں جو Phd (یا Msc) سے آگے تعلیم حاصل کر رہی ہیں اس پر چند بچیوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے طلبا سے دریافت فرمایا۔ کہ کتنے طلباء ایسے ہیں جو Msc سے آگے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس پر طلباء نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے جس پر حضور انور نے فرمایا کہ لڑکوں میں یہ تعداد زیادہ ہے۔ شکر ہے کہ لڑکوں میں پڑھائی کا رجحان پیدا ہوا ہے۔

یونیورسٹی لیول میں جہاں لڑکیوں کی کافی تعداد ہے وہاں لڑکوں کی بھی کافی تعداد ہے۔ پھر حضور انور نے باری باری طلباء اور طالبات سے بھی یہ دریافت فرمایا کہ کتنی تعداد ایسی ہے جن کو اردو نہیں آتی۔ اس پر بھی بعض طلبا اور طالبات نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے طلباء کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو اچھی طرح آرگنائز کریں۔ اسی طرح لڑکیوں کی طرف سے لجنہ کی طرف سے ان کو آرگنائز کرنا چاہئے۔ حضور انور نے طالبات سے فرمایا۔ آپ اپنا علیحدہ گروپ بنائیں۔ آپ لڑکوں کے گروپ کی ممبر نہیں ہوں گی۔ آپ کی علیحدہ Identity ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ماشاء اللہ آپ لوگوں میں پڑھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ صرف ایک بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا تھا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگلی صدی میں جماعت احمدیہ کے پاس اتنے سائنسدان ہونے چاہئیں جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔

حضور انور نے فرمایا اگلی صدی کو کئی سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی ایسا سائنسدان نظر نہیں آتا جو ان کے نقش قدم پر ہو۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو بچے بڑی امید دلاتے ہیں کہ وہ یہ بنیں گے لیکن اس میں ابھی بہت وقت درکار ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب یہاں جرمنی میں جو رجحان پیدا ہوا ہے اور سیکرٹری صاحب تعلیم نے رپورٹ دی ہے کہ اب اتنے طلبا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں فیس بھی کم ہے اور تعلیم سستی ہے اس لئے اس موقع سے آپ

سب کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لڑکیاں تو محنت کرکے پڑھائی کرلیتی ہیں لیکن لڑکوں میں جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے رجحان کم ہے۔ لازمی تعلیم کے حصول کے بعد کوئی ہنر سیکھنے کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اس تعلیمی ماحول میں جہاں فیس اور تعلیمی اخراجات کم ہیں یہ ناشکری ہوگی اگر ہمارے طلبا تعلیم کی طرف توجہ نہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی سٹوڈنٹس ایسوی ایشن کالجز اور یونیورسٹی کے طلبا کو آرگنائز کرے۔ آپ فہرستیں بنائیں کہ لازمی تعلیم کے حصول کے بعد کتنے ایسے ہیں جو آگے مزید تعلیم حاصل کررہے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو تعلیم چھوڑ رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ اپنے طور پر فہرستیں تیار کرے گی اس طرح موازنہ ہو جائے گا۔ اسی طرح لڑکیاں علیحدہ اپنی فہرستیں تیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کتنے ہیں جنہوں نے پڑھائی کے لئے آگے دلخلہ لیا ہے اور یونیورسٹی یا کالجز میں داخلہ لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر طلبا کی کونسلنگ کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ طلبا کو بعض دفعہ یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کونسا مضمون لیا جائے۔ فرمایا طلبا کا رجحان دیکھ کر ان کو گائیڈ کریں۔ نیز فرمایا آپ کے ہاں ڈاکٹر نعیم طاہر صاحب جیسے پڑھے لکھے موجود ہیں۔ کچھ اور بھی مل جائیں گے۔ یہ لوگ طلبا کو گائیڈ کریں کہ کونسی لائن لینی ہے، کونسا مضمون ان کے لئے بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عموماً رجحان یہ ہوگیا ہے کہ آسان سا مضمون لیا جائے اور جلدی پڑھائی کو ختم کیا جائے۔ فرمایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کمپیوٹر میں بھی جاتے ہیں تو کمزور شعبہ میں جاتے ہیں، گرافکس میں جاتے ہیں۔ اس کا اتنا فائدہ نہیں ہے۔ کمپیوٹر انجنیئر نگ میں جانا چاہئے۔ فرمایا اس طرح طلبا کی Proper کونسلنگ ہونی چاہئے تاکہ ان کے لئے بہتر مضمون کا انتخاب ہو سکے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جرمنی میں دو چار لڑکوں نے مل کر جلسہ سالانہ کے لئے کارڈ بنائے ہیں اور پھر ان کا چیکنگ کا بہت اچھا سسٹم ہے۔ اس طرح کے لوگوں کو دوسروں کو بھی گائیڈ کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو بلوائیں جو لیکچر دیں، غیروں کو بھی بلوا سکتے ہیں۔ ان کی کونسلنگ سے علم ہوگا کہ کونسا شعبہ ہے جو آگے دنیا اور مستقبل میں کام آنے والا ہے۔

فرمایا اس لحاظ سے باقاعدہ کونسلنگ ہونی چاہئے۔ اپنی محدود سوچ رکھ کر نہیں کرنی، اپنی سوچ کو وسیع کرنا ہوگا۔ تو امید ہے انشاء اللہ اس سوچ سے آپ کریں گے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ ہمیں اتنے سائنسدان میسّر آجائیں۔ تو وہ جرمنی سے ہی میسّر آجائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا ایک احمدی طالبعلم کو اپنا کام دعا سے شروع کرنا چاہئے۔ پڑھائی کریں اور دعا کریں۔ امتحانات ہوتے ہیں تو پرچہ شروع کرنے سے پہلے دعا کریں۔ یہ دوسروں کے لئے آپ کی انفرادیت ہوگی کہ آپ ہاتھ اٹھا کر پرچہ شروع ہونے سے قبل دعا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ Phd کرنے کے لئے طلباء کی رہنمائی کریں۔ طلبا اس لئے Phd کی طرف نہیں جاتے کہ وہ جلدی کوئی کام شروع کرنا چاہتے ہیں تاکہ پیسے کمانے لگ جائیں۔ فرمایا کچھ لوگ ایسے نکلنے چاہئیں اور سٹوڈنٹس ایسوی ایشن کو ایسے لوگوں کا انتخاب کرنا چاہئے جن میں اتنا پوٹینشل ہے کہ وہ آگے مزید تعلیم حاصل کریں اور Phd کریں۔

حضور انور نے فرمایا اگر Phd میں اخراجات کی کمی کی وجہ سے روک ہے، کوئی مالی روک ہے تو مجھے بتائیں۔

بچیوں کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ مزید تعلیم کے حصول میں بعض دفعہ والدین کی طرف سے روک ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیاں خود اپنے ماں باپ کو تسلّی کروائیں کہ ہم یونیورسٹی جائیں گی تو اپنا وقار قائم رکھیں گی۔ احمدیت کا وقار قائم رکھیں گی۔ اپنے لباس اور پردے کا خیال رکھیں گی۔ فرمایا آپ کو اپنے ماں باپ کو تسلّی کروانی ہوگی۔ حضور انور فرمایا بعض ایسی لائنیں ہیں جن میں نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا: اگر ماں باپ سمجھتے ہیں تو وہ اپنی بچیوں کو بہتر جانتے ہیں لیکن عموماً بہت کم ہوتے ہیں جو روکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں سیمینار منعقد کرواسکتے ہیں۔ مذاہب کا تعارف ہو۔ اپنا اسلامی نظریہ پیش کریں۔ یہودی اپنا نظریہ پیش کریں اور عیسائی اپنا نظریہ پیش کریں۔ اس نہج پر آپ کو سیمینار کرنے چاہئیں۔ ہر ماہ کروائیں۔ اس طرح پڑھے لکھے طبقہ تک آپ کا تعارف ہو جائے گا۔

طالبات کی طرف سے ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر مزید تعلیم کے حصول کے لئے اپلائی کرنے کے بعد دو سال انتظار کرنا پڑ رہا ہے تو اگر رشتہ مل جائے تو شادی کرلینی چاہیے۔ شادیوں کے بعد بھی بعض بچیوں نے پڑھائی کی ہے اور اپنے خاوندوں کو بھی پڑھایا ہے۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف کھیلیں کھیلنی چاہئیں۔ فرمایا کھیل کو اپنا پیشہ بنانے کے لئے نہ کھیلیں جیسے یہاں لڑکوں میں رواج ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ جماعت کو تو ہر فیلڈ میں سائنسدان چاہئیں۔ فزکس میں، Mathematics میں، اسی طرح آرکیالوجی ہے، کمپیوٹر سائنس اور انجنیئر نگ میں بھی آپ جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب سکول کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے تو طلبا کو بتایا جائے کہ اس وقت دنیا میں اس اس مضمون کی اہمیت ہے، اس کام کی اہمیت ہے۔

حضور انور نے ایک طالبعلم کے سوال پر فرمایا کہ "نصرت جہاں سکیم" کے تحت ڈاکٹرز اور ٹیچرز جن کو انگریزی آتی ہے وہ ضرور وقف کریں۔ فرمایا ہمیں ڈاکٹرز کی زیادہ ضرورت ہے۔ زبان کا مسئلہ نہیں ہے۔ فرنچ ممالک میں بھیجیں تو بول چال کے فقرات جلد سیکھ لیتے ہیں۔

ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ علم حاصل کرکے اگر ملازمت کرنا چاہتی ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ملازمت ایسی کریں جس میں احمدی عورت کا تقدس مجروح نہ ہو رہا ہو۔ احمدی عورت کا مقام اور انفرادیت متأثر نہ ہو رہی ہو۔ اپنے لباس اور پردہ کا خیال رکھتے ہوئے ملازمت کریں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوی ایشن کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں مغرب و عشا کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ صفحہ (1)

کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہوسکتا نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر مسلمانوں کو ناز کرنا چاہئے اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ توجہ نہیں کرسکتے۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ایک عیسائی جو خون مسیح پر ایمان لاکر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتے، بلے بندر سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں ہے اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو۔

پھر دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہدو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کردیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اسکی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور انکی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔ (ملفوظات ج ۷ ص ۲۶۱۔۲۶۹)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا مشہود احمد عرصہ چار ماہ سے لاپتہ ہے جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں بچے کی عمر 43 سال ہے اور قد درمیانہ ہے دماغی طور پر کچھ معذور بھی ہے لیکن ہر بات سمجھ لیتا ہے جس بہن یا بھائی کو اس کا کہیں پتہ چلے تو فوری طور پر اسے قادیان مندرجہ ایڈریس پر پہنچادیں ہم ان کے بہت شکرگزار ہوں گے اور آمدورفت کا پورا خرچ ادا کریں گے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد واپس گھر پہنچادے۔

(بشیر احمد مہار درویش قادیان، تحصیل بٹالہ، ضلع گورداسپور، پنجاب)

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم عرصہ ۶ سال سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری)

مکرم محمد اکرم صاحب بھرت پورہ بہار کا بڑا بیٹا ممبئی میں MBA کی تعلیم حاصل کررہا ہے اور چھوٹا بیٹا دہلی میں پارا میڈیکل میں زیر تعلیم ہے۔ ہر دو کی صحت اور شفایابی تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منیجر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

رمضان المبارک

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

(مرتبہ محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جس کا شروع رحمت اور درمیان مغفرت اور آخر میں آگ سے بچاؤ ہے اپنی تمام برکتوں اور نعمتوں کے ساتھ ہماری زندگی میں ایک دفعہ پھر نمودار ہوا ہے۔ اس بابرکت مہینہ کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ ان الجنة لتزين من الحول الى الحول لشهر رمضان کہ جنت رمضان کے استقبال کے لئے ہر سال اپنے آپ کو مزین کرتی رہتی ہے۔

اس مقدس مہینہ کے اوامر ونواہی کے بارے میں مختلف قسم کے خیالات اور فتاوے منظر عام پر نظر آتے ہیں۔ ان میں سے بعض بعض کے متضاد ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں خدا تعالیٰ نے حکم وعدل بنا کر بھیجا ہے نے ان اوامر ونواہی کے بارے میں جو ارشادات صادر فرمائے ہیں وہ احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

روزہ میں رُخصت

"اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے۔ اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من كان منكم مريضاً او على سفر فعدّةٌ من ايام اُخر (البقرہ ۱۸۵)

اس میں اور کوئی قید نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۷۳-۷۲)

کونسا مریض فدیہ دے سکتا ہے

"مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر میں روزہ نہ رکھیں بلکہ ان ایام کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں بصورت صحت اور قیام ان روزوں کو پورا کریں...... جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کبھی اُمید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچہ کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے رکھنے سے معذور سمجھا سکے...... صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اُس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔ (ملفوظات نمبر ۹ صفحہ ۴۳۳-۴۳۲)

فدیہ کا مقصد

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شی خدا تعالیٰ سے ہی طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں یہ عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اُسے محروم نہیں رکھتا۔ اگر ایسی حالت میں انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اُس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اُس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر میں ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اُس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۹-۲۵۸)

متفرق

ایک خط کے ذریعہ سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا۔ جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہو گئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزے کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔ (ملفوظات جلد نمبر ۹ صفحہ ۱۸۶)

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزے دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا جائز ہے۔

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اُس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ یہ سوال ہی غلط ہے بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔ (ملفوظات نمبر ۹ صفحہ ۱۷۱)

تراویح

ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ رمضان میں نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد میں پڑھنی چاہئے یا پچھلی رات کو اُٹھ کر اکیلے گھر میں پڑھنی چاہئے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

نماز تراویح کوئی جدا نماز نہیں دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اوّل وقت میں پڑھنے کا نام تراویح ہے۔ اور یہ ہر دو صورتیں جائز ہیں۔ جو سوال میں بیان کی گئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو طرح پڑھی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر میں اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۸-۱۷)

تراویح کی رکعات

تراویح کے بارے میں عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اوّل حصے میں اُسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۳)

اعتکاف

مغرب وعشاء کے درمیان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء مجلس فرمائی۔ ڈاکٹر عباد اللہ امرتسری اور خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر (جو دونوں معتکف تھے ان کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"اعتکاف میں یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان اندر ہی بیٹھا رہے اور بالکل کہیں آئے جائے ہی نہ (مسجد کی) چھت پر دھوپ ہوتی ہے وہاں جا کر آپ بیٹھ سکتے ہیں۔ کیونکہ نیچے یہاں سردی بہت زیادہ ہے اور ضروری بات کر سکتے ہیں ضروری اُمور کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور یوں تو ہر ایک کام (مؤمن کا) عبادت ہی ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۸)

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیاوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے کہ نہیں؟

فرمایا: سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کیلئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزے کی عظمت اور اس کی افادیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"پھر تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے وہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ

جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ خدا کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں" جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۳-۱۲۲)

" شهر رمضان الذى اُنزل فيه القرآن (سورہ بقرہ آیت ۱۸۶) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنزل فيه القرآن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض و اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

میرا گھر

چوہدری عبد الرشید آرکیٹکٹ لندن

گھروں کے ڈیزائن کے متعلق خاکسار نے دو قسطیں شائع کروائی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں خاکسار کو ایک دوست لاہور دارالذکر میں جمعہ کی نماز کے بعد ملے تو کہنے لگے رشید صاحب آپ کا Article بہت مفید تھا۔ پڑھ کر بڑا مزہ آیا لیکن میرے لئے کوئی 15 سال لیٹ شائع ہوا ہے۔ کیونکہ میں ان تمام مشکلات سے گذر رہا ہوں جن کا آپ نے بڑے بڑے مکان بنانے میں ذکر کیا ہے۔ پھر ایک دوست ربوہ میں ملے تو وہ اپنے پلاٹ کا سائٹ پلان لیکر میرے پیچھے پیچھے پھرتے رہے اور اصرار کرتے رہے کہ جن باتوں کا آپ نے ڈیزائن کے متعلق اپنے Article میں ذکر کیا ہے ان کے مطابق میرا گھر مجھے ڈیزائن کر کے دیں۔ یہ دوست وہ ساری باتیں جن کے متعلق میں نے نشاندہی کی تھی کہ پلان کرتے ہوئے آرکیٹکٹ سے ضرور مشورہ کریں اور پلان کو فائنل کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ تسلی سے تیار کریں۔ ان سب مشوروں کے بالکل برعکس میرے سے مشورہ مانگ رہے تھے۔ کیونکہ پلان تیار کرنے میں بہت وقت کی ضرورت ہے اور پھر ڈیزائن کیلئے ایک خاص ماحول درکار ہے۔ میں تو ربوہ میں ایک مختصر Visit پر تھا۔ پھر ایک کیرالہ کے دوست قادیان کے جلسہ سالانہ پر ملے۔ اور ملتے ہی میرا شکریہ ادا کرنا شروع کر دیا اور بتایا کہ مستری اور مزدور کی Ratio جو میں نے بتائی تھی۔ ان پر عمل کرنے سے انہیں بہت بچت ہوئی ہے۔ یہ سب چیزیں معلوم کر کے دل کو تسلی ہوئی کہ خاکسار کے مشوروں سے احباب کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوا ہے۔

اب بڑے بڑے گھروں کا زمانہ ختم ہو چکا ہے سب سے پہلے حویلی طرز کے مکان (جو جوائنٹ فیملی سسٹم کے لئے بنائے جاتے تھے) غائب ہو گئے اور اب پانچ چھ Bedroom کے گھروں کا دور بھی اختتام پر آ گیا ہے جیسے جیسے معاشرہ بدل رہا ہے۔ مکانوں کی شکلیں اور ڈیزائن بھی بدل رہے ہیں۔ اب دو یا تین Bedroom سے زیادہ گھر بنانے کا بھی دور نہیں۔ اور بعض یورپین ممالک میں (جیسے میں نے Scandinavian ممالک میں دیکھا ہے) وہاں فلیٹ اور ایک Bedroom گھروں کا زمانہ شروع بھی ہو چکا ہے۔ وہاں دو یا تین Bedroom کے گھر کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ ایشیا میں بھی اب بچے شادی کے ساتھ ہی علیحدہ مکان میں رہنا پسند کرتے ہیں اور اکثر تو شادی سے پہلے ہی علیحدہ مکانیت کا انتظام کر لیتے ہیں۔ شادی کے بعد والدین کے ساتھ رہنے اور Joint فیملی سسٹم اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ اگر چہ یہ نظام والدین کے لئے تکلیف دہ ہے۔ لیکن جیسے کہتے ہیں You cannot turn the clock back معاشرے میں اس اہم تبدیلی کے پیش نظر گھروں کے سائز اب چھوٹے ہو چکے ہیں۔ ضرورت سے بڑا مکان بنانا پیسہ کا ضیاع خیال کیا جاتا ہے اس لئے اس قسط میں خاکسار دو منزلہ گھر کا ایک ڈیزائن دے رہا ہے جو موجودہ دور کی ضروریات کے لئے موزوں ہے پلان میں Flexibility ہے Circulation بہت ہی کم ہے۔ دو بھائی، بہن بھائی، دو دوست یا والدین اگر ایک یونٹ اپنے لئے اور ایک یونٹ بچوں کیلئے بنانا چاہتے ہیں تو یہ پلان ideal ہے۔ آپ اس پلان کو اپنی ضروریات اور سائٹ پلان کے پیش نظر موڈیفیکیشن کر سکتے ہیں ایک ہی پلان کے دو Elevationa View بھی ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

یہ بات اگر مان بھی لی جائے کہ آپ نے اپنے گھر کے ڈیزائن میں سارے Technical Point کا خیال رکھا۔ ایک اچھے آرکیٹکٹ سے نقشہ بھی تیار کروالیا۔ سائٹ پر مکمل کنٹرول رکھا۔ سامان ضائع نہیں ہونے دیا۔ کوالٹی کنٹرول میں بہت کامیابی حاصل کی۔ دروازے کھڑکیوں کا سامان اور پوزیشن بھی ideal رہی۔ باہر اور اندر سے آپ کا مکان بہت ہی خوبصورت نظر آتا ہے۔ جو بھی آپ کے گھر کو دیکھتا ہے بہت تعریف کرتا ہے۔ ان سب خوبیوں کے بعد سوچنے والی بات یہ ہے۔ کیا یہ گھر واقعی گھر ہے؟ کیا اس میں رہنے والے ہر لحاظ سے خوش ہیں؟ گھر میں جو سکون ملنا چاہئے وہ ملتا بھی ہے یا نہیں۔

یہ دیکھا دیا گیا ہے کہ لوگ مکان بنانے میں کروڑوں خرچ کرتے ہیں۔ بہترین fitting لگواتے ہیں۔ بڑے بڑے کمرے اور ہر کمرے کے ساتھ باتھ روم پھر ڈرائنگ روم اور کھانے کے کمرے ہال کے سائز سے کم نہیں ہوتے۔ لیکن گھر والے گھر کے اندر جانے سے گھبراتے ہیں۔ بچے والدین کے خوف سے زیادہ وقت باہر گزارتے ہیں اور گھر اس وقت آتے ہیں جب والدین کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ خاوند نے بھی کام کی مصروفیت کے بہانے سونے کے وقت آنا۔ اہل خانہ سے تھکاوٹ کے پیش نظر بات تک بھی نہ کرنی اور سیدھے بستر پر چلے جانا۔ والدین نے اپنے بچوں کا دن بھر انتظار کرنا لیکن بچوں کے پاس ان سے بات کرنے کا بھی موقع نہیں۔ یہ ساری لاتعلقی کا ماحول اگر گھر میں پایا جاتا ہے تو وہ گھر نہیں کہلا سکتا۔ گھر میں آپ کو ایک اسلامی ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ بڑے بڑے کمروں اور خوبصورت بلڈنگ گھر کا نام نہیں ہے۔ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر نظر ڈالئے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کو دیکھیں کیا ان میں وہ چیزیں پائی جاتی تھیں۔ جو آجکل کے گھر میں لوگ مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چاہے ان کو کروڑوں روپے ادھار لینے پڑیں۔

ایک اچھا گھر اسلامی ماحول کا تقاضا کرتا ہے۔ آئیں دیکھیں کیا وہ اہم چیزیں ہیں جو ایک اچھے گھر کی نشانی ہیں۔ سب سے پہلے گھر کا ماحول ہے ماحول گھر والوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اپنے بچے کے رویہ کے متعلق تشویش کا اظہار کیا کہ اسلامی تعلیم کی طرف اس کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے ان کو اس کی اسکول میں سیٹ بدلنے کیلئے فرمایا۔ اور بعد میں پتہ چلا کہ جو لڑکا اس کے ساتھ سکول میں بیٹھتا تھا وہ دہریہ خیالات کا تھا۔ اسی طرح انسانی روح عورت کے پیٹ میں باہر سے نہیں ڈالی جاتی۔ جب بچہ عورت کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے تو روح بھی ساتھ ساتھ پرورش پاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ماحول انسان کی پرورش پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ جب بچہ کی ماں کے پیٹ میں پرورش ہو رہی ہو تو گھر میں آج کل جو میوزک کا عام رواج ہو چکا ہے وہ بچے کی پرورش پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس سے بچنا چاہئے اس کی جگہ آپ تلاوت قرآن کریم نظموں یا نعتوں کی ٹیپ لگا دیں تو بہتر ہوگا۔ تاکہ بچے کی بنیاد ہی اسلامی تعلیم پر ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نمونہ کے متعلق کچھ حالات درج کئے جاتے ہیں جو گھر کا نمونہ ہونا چاہئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ گھر میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں السلام علیکم کہتے اور رات کے وقت آئیں تو سلام ایسی آہستگی سے فرماتے ہیں کہ بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور سو گئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپ گھر میں بلند آواز سے کلام نہیں کرتے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا مناتے ہیں بلکہ ایک لازوال بشاشت اور غیر مفتوح مسکراہٹ ہے۔ ازواج کہتی ہیں کہ آپ سب سے نرم خو اخلاق کریمانہ کی بارشیں برسانے والے بہت ہنسنے والے اور بہت مسکرانے والے ہیں۔

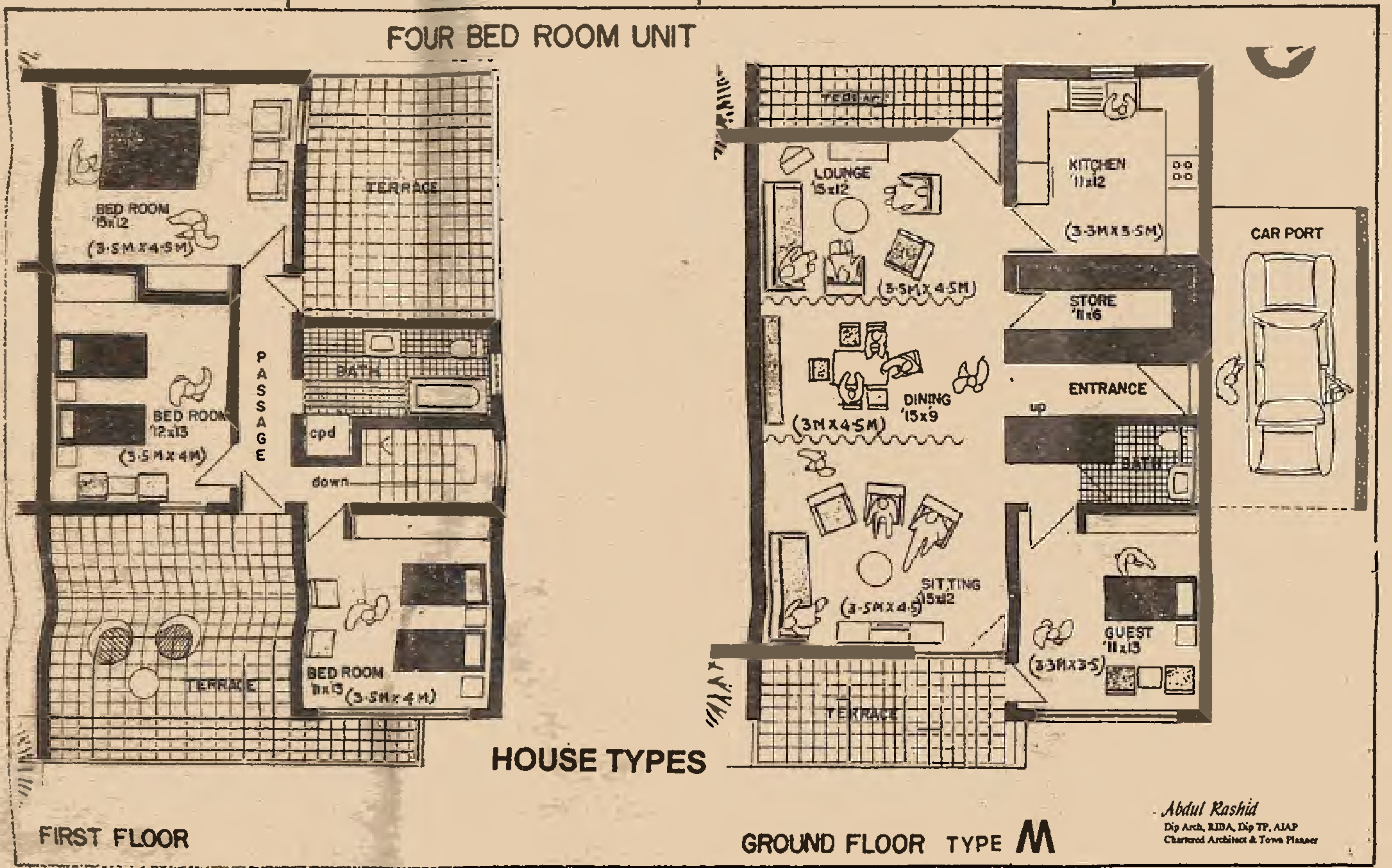

(طبقات ابن سعد جلد اول ص 365)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے آپ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہ کا یہ بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہ)

خوشیوں میں شمولیت

گھر میں کام کاج کے ساتھ ہی ازواج کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شامل ہوتے اور اسے کبھی وقت کا ضیاع نہ سمجھتے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں۔ جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضور گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضور کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کرکے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس حدیث نمبر ۵۶۶۵)

گھر کے کاموں میں شرکت

گھر میں موجودگی کے دوران آپ ازواج کے شانہ بشانہ گھر کے معمولی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ دنیا کا سب سے معمور الاوقات وجود جس سے بڑھ کر مصروفیت کا تصور بھی ممکن نہیں وہ گھر میں ایک ایک لمحہ کو اہل خانہ کیلئے خوشگوار یادگار بناتا ہے۔ اور ازواج قطرہ قطرہ آپ کی محبت کشید کرتی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ (مسند احمد حدیث نمبر 33756)

دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے ان کو پیوند لگاتے۔ بکری کا دودھ دوہتے اونٹ باندھتے۔ ان کے آگے چارا ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگر آٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد ۴ واسد الغابہ)

بے تکلف دوست

ازواج مطہرات کے ساتھ آپ کا تعلق دوستوں کا سا نظر آتا ہے اور بے تکلفی اور مزاح نے ان حجروں میں نور بھر دیا۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہ کو بلند آواز میں حضور کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آ گئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آ گئے۔ ابوبکرؓ عائشہ کو کہہ رہے تھے کہ میں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سنوں۔ اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ تو نے دیکھا ہے کہ میں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلا توقف فرمایا۔ ہاں ہاں ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب المزاح حدیث نمبر 4347)

گھر میں بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان ایک دوستانہ سا تعلق ہونا چاہئے۔ ورنہ Generation Gap جس کا عام طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کی ساری وجہ Communication Gap کی وجہ سے ہے۔ والدین اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارتے اور نہ ان کے مسائل ان سے پوچھتے ہیں۔ اور نہ اپنے حالات کے متعلق ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ گھر کے ماحول میں ایک بے تکلفی اور دوستانہ سا ماحول ہونا چاہئے۔ تب ہی گھر اصلی گھر کہلانے کے قابل ہے۔ بچوں کی عزت کریں تو تب بچے آپ کی عزت کریں گے۔ بڑوں کی خدمت اور احترام کریں اور کروائیں۔ ہر ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تو گھر باوجود سائز میں چھوٹا ہونے کے بڑوں سے بہتر ہوگا۔

گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ مخصوص کریں۔ جہاں آپ اپنے اور اپنے خاندان کے لئے دعائیں کر سکیں۔ دیکھیں مسیح موعود علیہ السلام نے دارالمسیح قادیان میں بیت الدعا بنوایا ہوا تھا۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے اپنے گھر کیلئے ایک جگہ بنائی ہوئی تھی۔ اور یہ وہی جگہ تھی جہاں آپ نے خلافت کو قبول کرنے سے پہلے دعائیں کی تھیں۔

گھر کے اندر داخل ہونے والی جگہ پر گھر میں داخل ہونے والی دعائیں لکھی ہونی چاہئے۔ اور باہر جانے والے راستہ پر گھر سے باہر جانے کی دعائیں لکھی ہونی چاہئے۔

امۃ القدوس صاحبہ نے گھر کے ماحول کے متعلق ایک نظم لکھی ہے جو کہ ایک اچھے گھر کی عکاسی کرتی ہے اس میں سے کچھ اشعار یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

جہاں محبتیں بھی ہوں
جہاں رفاقتیں بھی ہوں
جہاں خلوص دل بھی ہو
جہاں صداقتیں بھی ہوں
جہاں ہو ذکر یار بھی
جہاں عبادتیں بھی ہوں
یہ گھر تو وہ مقام ہے
جہاں سکوں مل سکے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دُعا ہوتی رہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہیں کریگا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے“ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۰۹)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

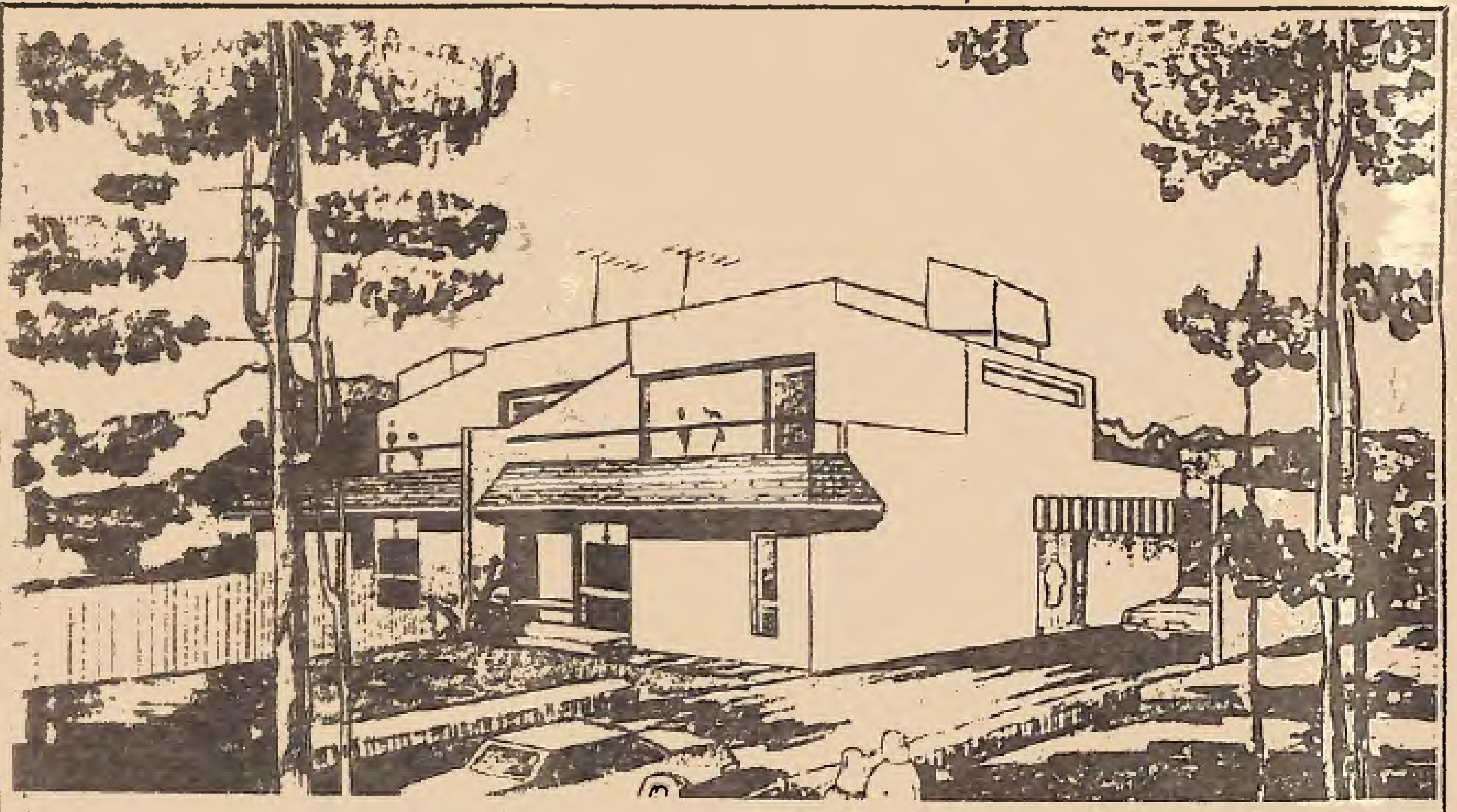

ELEVATION PLAN TYPE L

ELEVATION PLAN TYPE M

ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

بھارت کی درج ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے مرکزی پروگرام کے مطابق اپنے ہاں ہفتہ قرآن مجید منعقد کئے یا اسکے تحت بعض ایام میں اجلاسات منعقد کئے اور اس میں کثیر تعداد میں مردوزن نے شرکت کی اور استفادہ کیا نیز اپنی خوشکن تفصیلی مساعی بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی ہیں تنگی صفحات کے باعث صرف نا ہی بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں جماعت احمدیہ پنکال، خانپور ملکی، پردا، پنڈری پانی، برپالاڈیہ، بھوکیل، پٹھیا پلی، (چھتیس گڑھ) بنگلور، جمشید پور، خانپور ملکی، بھاگلپور، حصار (سرکل) دھنور جرالے (راجوری) سیتاپور (سرکل یوپی) شموگہ، سمین، کوڈیہ تھور، مونگھیر، کوڈالی، ہانسی، فرید پور، گرائے (ہریانہ) نرملا آندھرا (پہلی بار ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بنگلور، دہلی، سورب، ظہیر اباد، ساگر، شاہجہانپور، شموگہ، کیرنگ، کانپور، کوہمی محمود اباد مجلس انصار اللہ کرڈاپلی

کیرلہ میں ایک نئی مسجد اور نئے مشن ہاؤس کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل وکرم ہے کہ کیرلہ میں حال ہی میں قائم شدہ جماعت احمدیہ ایڈاپال (Edappal) میں نئی مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی توفیق ملی۔۲۰ سینٹ زمین میں تعمیر شدہ اس مسجد کا افتتاح مورخہ 30 ستمبر بروز جمعۃ المبارک عمل میں لایا گیا۔خاکسار کی اجتماعی دعا کے بعد مکرم محمد علی صاحب زونل امیر ضلع ملاپور نے دروازہ کھول کر افتتاح کیا اور تمام احباب شکر باری تعالیٰ اور حمد پڑھتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے۔خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ایک خطبہ پڑھا جس میں تعمیر مساجد کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی تھی۔نماز جمعہ کے بعد مکرم محمد علی صاحب زونل امیر کی صدارت میں منعقدہ افتتاحی تقریب کو مکرم اے پی کنجا مو صاحب زونل امیر ضلع کالیکٹ اور خاکسار نے مخاطب کر کے تعمیر مسجد کے ساتھ پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔یہ مختصر اور سادہ تقریب دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

دارالتبلیغ کا افتتاح :: کالیکٹ کے ایک محلہ کاراپرمو میں بہت سارے احمدی خاندان آباد ہیں خدا تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری فرمائی اور اس محلہ میں سڑک کے کنارے موزوں مقام میں ۹ سینٹ قطعہ زمین اور ایک پرانا گھر خریدے گئے۔اس کی تمل مرمت کر کے احباب و مستورات کیلئے نماز پڑھنے کیلئے دو ہال بنائے گئے اور اس کے ساتھ ہی تمام سہولتیں بھی مہیا کی گئیں۔

اس دارالتبلیغ کا افتتاح مورخہ ۲ راکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء کیا گیا یہ افتتاحی تقریب مکرم اے پی کنجا مو صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مکرم ہارون رشید صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزم عاقب سلمان کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوئی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس دارالتبلیغ کا افتتاح کرتے ہوئے اس کا پس منظر بیان کیا۔اور اس محلہ کے احباب و مستورات کے فرائض کی طرف روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم احمد سعید صاحب زعیم مجلس انصار اللہ، مکرم مویدونی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب علاقائی قائد خدام الاحمدیہ، مکرم ایم اے محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ، مکرم احمد کویا صاحب سیکرٹری امور عامہ، مکرم شوکت علی صاحب قائد محلہ ماتوتم، ۔مکرم محمد اشرف صاحب قائد کالیکٹ ٹاؤن ۔مکرم ایم پی عبدالرزاق صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔مکرم اے ایم سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن، مکرم مولوی ظفر احمد صاحب مبلغ ماتوتم، مکرم امچی کویائی صاحب اور خاکسار نے مختصر تقریریں کیں۔اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی، کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔اس وقت کالیکٹ میں مرکزی مقام کے علاوہ ماتوتم ۔کوددر اور کاراپرمبا محلہ جات میں نماز تراویح اور درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو بابرکت اور نتیجہ خیز بنادے۔آمین۔ (محمد عمر مبلغ انچارج)

نلاّمڑگو سرکل نظام آباد آندھرا پردیش میں تربیتی جلسہ

مورخہ 1.9.05 کو خاکسار کی زیر صدارت بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ نلومڑگو میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مقامی معلم مکرم محمد عمر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کی۔مکرم اختر احمد صاحب اور جمیل احمد نے بھی تقریریں کیں صدارتی خطاب کے بعد اس اجلاس کا ایک حصہ ختم ہوا۔اس کے بعد چائے بسکٹ سے حاضرین کی تواضع کی گئی اس موقع پر بچوں کے علمی مقابلہ جات بھی کرائے گئے اور اول دوئم سوئم آنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔اجلاس کا دوسرا حصہ ٹھیک ساڑھے دس بجے شروع ہوا تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد سوال و جواب کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں حاضرین اجلاس نے سوالات کئے مقامی معلم صاحب نے تفصیل سے جوابات دیئے یہ پروگرام ۱۲ بجے تک چلتا رہا دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا اس اجلاس کے پورے پروگراموں کو سپیکر کے ذریعہ پورے گاؤں کو سنایا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے ذریعہ ان نومبائعین کو ایمان میں تازگی اور مضبوطی عطا کرے۔ (محمد اقبال نندوری)

ممبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی نے زیر صدارت مکرم پرویز احمد خان صاحب سیکرٹری مال 4.9.05 کو بمقام ''اتق بلڈنگ'' جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم انوار احمد خان صاحب مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم انور احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ممبئی ۔مکرم زاہد الرحمن صاحب اور خاکسار نے تقریریں کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

18.9.05 کو نالاسوبارہ میں زیر صدارت مکرم مبشر احمد سیکرٹری وقف جدید وتحریک جدید جلسہ منعقد ہوا محترم موصوف کے گھر پر یہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ''نالاسوبارہ'' اورسٹی روڈ کے احباب جماعت اور نومبائعین اور زیر تبلیغ افراد نے شرکت فرمائی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم سید فضل الودود اور خاکسار نے تربیت کے مختلف موضوع پر تقریر کی آخر میں مکرم مبشر احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

میرا روڈ میں مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کے مکان پر ان کی ہی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔تلاوت قرآن کریم، نعت کے بعد تربیت کے مختلف موضوع پر خاکسار کی تقریر ہوئی۔آخر میں مکرم صدر جلسہ نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی)

اعلان ولادت

❁ مکرم منیر احمد خاں صاحب مبلغ سلسلہ دیرہ دون اترانچل کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد ۳۰ جولائی 05 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ''سفیر احمد'' نام تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم جمعہ خاں صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پنکال اڑیسہ کا پوتا اور مکرم زین العابدین صاحب آف کیرنگ کا نواسہ ہے نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار ہریانہ)

❁ بتاریخ 3.7.05 مکرم گلاب الدین خان صاحب آف تالبرکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد سے نوازا ہے ۔نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔نرینہ اولاد سے نوازا ہے اعانت بدر 100 روپے۔ (شیخ فرید احمد نمائندہ بدر اڑیسہ)

❁ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا کیا ہے۔نومولود کی صحت و سلامتی والی درازی عمر نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دُعا ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (دلیر خان تالبرکوٹ اڑیسہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
:ashmirsons@yahoo.co.in

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available : Tata Hitachi, Ex200, EX70, JCB, Dozer, etc. on Hire Basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel= 0671-2378266 (R) 9437078266
(M) 9437276659, 9337271174, 9437378063
Prop. Syed Bashir Ahmad

وصایا::: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت ایک ... کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان).

وصیت نمبر 15728::: میں سی وی مبشرہ زوجہ ایس اکبر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بھارت۔ مورخہ 20.3.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں طلائی زیور 48 گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ مالیت اندازاً 28000 روپے حق مہر دس ہزار روپے وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق — الامۃ سی وی مبشرہ — گواہ شد ایس اکبر احمد

وصیت نمبر 15729::: میں ایس اکبر احمد ولد این اے شاہ الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن ارنگاور ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ۔ مورخہ 20.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ والد صاحب مرحوم کا ایک ترکہ ہے جو 10.5 سینٹ کھیت ہے جو بے پور کالیکٹ میں واقع ہے یہ کھیت ہم پانچ بہنوں اور چار بھائیوں کا مشترکہ ہے اس وقت یہ تقسیم نہیں ہوا ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق — العبد ایس اکبر احمد — گواہ شد سی صلاح الدین ڈاکٹر

وصیت نمبر 15730::: میں ٹی محمد اپائی ولد ٹی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ 75 سال تاریخ بیعت 1964 ساکن مریائی ڈاکخانہ ترواثرام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بھارت۔ مورخہ 24.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 85 سینٹ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔ اس وقت اس زمین سے کوئی آمدنی نہیں ہے آئندہ کوئی آمد پیدا کروں گا تو اس کا 1/10 حصہ ادا کروں گا۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ -/850 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان معلم — العبد ٹی محمد اپائی — گواہ شد وی این شیخ محی الدین

وصیت نمبر 15731::: میں کے مریم بیوہ محترم ایم کے حیدر و ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 80 سال تاریخ بیعت 1943 ساکن منارگھاٹ ڈاکخانہ منارگھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بھارت۔ مورخہ 4.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی سیٹ 22.16g کیرٹ قیمت -/9200 نقرئی چین کمر بند 500 گرام از ترکہ شوہر 918000+875 -/918875 نقد ملا۔ آبائی جائیداد سے کچھ نہیں ملا۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم کے عبد العزیز — الامۃ کے مریم — گواہ شد ٹی ایم محمد

وصیت نمبر 15732::: میں ٹی ایم سکینہ زوجہ ٹی کنجید و ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن مریائی ڈاکخانہ ترواثرم کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بھارت۔ مورخہ 31.1.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور ہار ایک عدد 20 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 10000 روپے۔ ہار ایک عدد ۱۰ گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 5000 روپے کڑا ۲ عدد 38 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 19000 روپے۔ ایک عدد انگوٹھی 4 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 2000 کان کی بالیاں ایک جوڑا ۱۸ گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 8000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان — الامۃ ٹی ایم سکینہ — گواہ شد ٹی کنجید و ماسٹر

وصیت نمبر 15733::: میں ٹی کنجید و ماسٹر ولد ٹی کویائی قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن مریائی ڈاکخانہ ترواثرام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بھارت۔ مورخہ 31/1/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک گھر جس کی قیمت اندازاً دو لاکھ روپے ہے۔ اس کے ساتھ ایک ایکڑ چوراسی سینٹ زمین والد صاحب کی طرف سے ترکہ ملا ہے لیکن اس کی رجسٹریشن نہیں ہوئی آئندہ انشاء اللہ ہو جائے گی اس کا 1/10 حصہ ادا کیا جائے گا۔ نمبر 683/3 , 674/1A۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ -/4650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان — العبد ٹی کنجید و ماسٹر — گواہ شد ٹی رایو صاحب

وصیت نمبر 15734::: میں منصور احمد اکبر ولد محمد سعید انور مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ مورخہ 27.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مارچ 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد رشید طارق — العبد منصور احمد اکبر — گواہ شد جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15735::: میں ایوب علی خان ولد ابراہیم خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ مورخہ 14.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد میں اس وقت میرے پاس ۸ مرلہ زمین ہے جو ننگل باغباناں نزد قادیان ہے اس کے علاوہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے والدہ بقید حیات ہیں یہ زمین شاملات ہے اس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ دس ہزار روپے ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہے اس وقت مجھے ماہوار 3723 روپے تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت اور غیر منقولہ جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3723 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد عنایت اللہ منڈاشی — العبد ایوب علی خان — گواہ شد محمد اسماعیل طاہر

وصیت نمبر 15736::: میں وائی فاطمہ زوجہ سی کے شبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بھارت۔ مورخہ 9.4.05 کو وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے زیور طلائی ۲۲ کیرٹ کڑے چار عدد 40g, ہار دو عدد 28 بالیاں دو جوڑی 8g، انگوٹھی تین عدد 8g، حق مہر -/750 وصول شدہ آبائی جائیداد سے نقد ملا -/35000 اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق — الامۃ وائی فاطمہ — گواہ شد شاہ نواز

وصیت نمبر 15737::: میں سی کے فاطمہ کٹی زوجہ ایم کے بشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی ساکن وانیم بلم ڈاکخانہ وانیم بلم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ بھارت مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی ایک ایکڑ ۸۰ سینٹ مع مکان نمبر 558/9 وانیم بلم قیمت اندازاً 700,000۔ ڈیڑھ ایکڑ اراضی ترکہ شوہر نمبر 349/10 وانیم بلم قیمت اندازاً 7,00,000 زیور طلائی۔ ہار ایک عدد ۱۶ گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 9120 کڑے ۳ عدد ۴۴ گرام قیمت 25080 بالیاں ایک جوڑی 08 گرام قیمت 4560 کل 68 گرام حق مہر وصول ہو کر خرچ ہو گیا 1000 روپے مکان چار سینٹ 964/2 وانیم بلم معہ دو کمرے 80000۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد 3000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ سی کے فاطمہ کٹی — گواہ شد کے صدیق

وصیت نمبر 15681::: میں داؤد احمد سوز ولد منظور احمد سوز قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ مورخہ 1.11.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری والدہ حیات ہیں اور جائیداد ان کے نام ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سہیل احمد — العبد داؤد احمد سوز — گواہ شد شریعت احمد

مضامین نظمیں اور رپورٹیں ایڈیٹر بدر کے نام اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینجر بدر کے نام کریں

پاکستان میں آئے تباہ کن زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد 81000 تک پہنچ گئی جبکہ ایک لاکھ سے زائد کا اندیشہ بتایا جارہا ہے

2500000 آدمی بے گھر ہوگئے ہیں ○ سب سے زیادہ ہلاکتیں پاکستانی کشمیر میں ہوئیں جہاں دارالحکومت مظفر آباد کے قریب کی پہاڑیوں میں زلزلہ کا مرکز تھا ○ اس زلزلہ کو پاکستان کی تاریخ میں اب تک کی سب سے خوفناک ٹریجڈی بتایا جارہا ہے ○ کسی بھی عمر دراز باشندے کے ذہن میں ایسی تباہی کی یاد نہیں ○ ایبٹ آباد میں 50 فیصد مکانات تباہ ہوگئے ○ مانسہرہ، بٹ گرام، مظفر آباد، بالاکوٹ اور کشمیر کے دوسرے علاقوں میں 70 فیصد مکانات تباہ ہوگئے۔

پاکستان میں آئے تباہ کن زلزلہ سے گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر صاف ہوگئے ہیں مظفر آباد پوری طرح تباہ ہو چکا ہے اس طرح پاکستان اور پاکستانی کشمیر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اسی ہزار سے زائد ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد بھی کئی لاکھ بتائی جارہی ہے زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد 81000 تک پہنچ گئی ہے جبکہ ایک لاکھ سے بھی زائد لوگوں کے مرنے کا اندیشہ بتایا جارہا ہے 2500000 آدمی بے گھر ہوگئے ہیں۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں پاکستانی کشمیر میں ہوئیں جہاں کے دارالخلافہ مظفر آباد کے قریب کی پہاڑیوں میں زلزلہ کا مرکز تھا اس زلزلہ کو پاکستان کی تاریخ میں اب تک کی سب سے خوفناک ٹریجڈی بتایا جارہا ہے کسی بھی عمر دراز باشندے کے ذہن میں ایسی تباہی کی یاد نہیں۔ ایبٹ آباد میں 50 فیصد مکانات تباہ ہوگئے جبکہ مانسہرہ، بٹ گرام، مظفر آباد، بالاکوٹ اور کشمیر کے دوسرے علاقوں میں 70 فیصد مکانات تباہ ہوگئے۔

پاکستانی کشمیر کے وزیر تعمیرات و مواصلات مسٹر طارق فاروق نے کہا کہ وہاں شہر گاؤں تھے لیکن سب مٹی میں مل گئے۔ مظفر آباد پوری طرح تباہ ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ مظفر آباد سے 40 کلومیٹر دور واقع باغ ضلع زلزلہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ چاروں طرف تباہی کا منظر ہے انہوں نے بتایا کہ باغ ضلع کے جگلاری، کفال گڑھ، ماری گل اور بنیال میں ایک شخص بھی زندہ نہیں بچا سب کو زمین نگل گئی۔ پاکستان کے وزیر کشمیری امور مسٹر فیصل حیات نے کہا کہ زلزلہ سے آدھا کشمیر پوری طرح متاثر ہوا ہے۔ چوبیس لاکھ آبادی میں سے آدھی سے زیادہ زلزلہ سے متاثر ہوئی ہے زندہ لوگوں کی امید میں ہٹائے گئے ملبے سے ہاتھ لگے معصوم بچوں کی سینکڑوں لاشیں نہ صرف دل دہلانے کیلئے کافی ہیں بلکہ قدرت کے آگے کی بے بسی کو بھی خود بخود بیان کردیتی ہیں۔

گاؤں کے گاؤں زمین دوز ہو جانے کے بعد پورے علاقہ میں جہاں تک نظر جاتی ہے صرف ملبے کا ڈھیر نظر آرہا ہے زلزلہ کے بعد مچی چیخ و پکار و بدحواسی تھم جانے کے بعد چاروں طرف دہشت کا سناٹا چھایا ہوا ہے کسی بھی عمر دراز باشندے کے ذہن میں ایسی تباہی کی یاد نہیں ہے اس علاقے میں پوری طرح پہچان کھو دینے والے گاؤں میں لاشیں ہی لاشیں نظر آرہی ہیں۔ اس زلزلہ کو پاکستان کی تاریخ میں اب تک کی سب سے خوفناک ٹریجڈی بتایا جارہا ہے۔ شہر کا فوجی ہسپتال بھی پوری طرح مٹی میں مل چکا ہے۔ پاکستانی فوج کو بھی اس زلزلہ سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے پاکستانی کشمیر میں تعینات ہزاروں فوجی بھی اس میں مارے گئے اور بے شمار زخمی ہوگئے۔ بیشتر کی موت بنکروں کے مسمار ہونے سے ہوئی۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں پاکستانی کشمیر میں ہوئیں جہاں دارالخلافہ مظفر آباد کے قریب کی پہاڑیوں میں زلزلہ کا مرکز تھا۔

پاکستان کے زلزلہ زدگان کے لئے جماعت احمدیہ کی تنظیم ہیومینٹی فرسٹ سرگرم عمل

لندن ایم ٹی اے 14 راکتوبر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ایک نشریہ کے مطابق دکھی انسانوں کی خدمت کے لئے بنائی گئی جماعت احمدیہ کی تنظیم ''ہیومینٹی فرسٹ'' کے تحت مظفر آباد (پاکستان) اور اسکے نواحی علاقوں میں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ادویہ سمیت پہنچ گئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ کیمپ لگا کر زلزلہ زدگان کے علاج کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ زخمیوں کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مرنے والوں کی تدفین ابھی تک نہیں کی جاسکی ہے جس کی وجہ سے علاقے میں بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ ہے۔ مظفر آباد اور اس کے گردنواح کے کئی سکول کالج اور ہسپتال اور 70 فیصد گھر زلزلے کی وجہ سے مٹی اور پتھروں کے ڈھیروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ بیسیوں سکول کالج ہسپتال حتی کہ مظفر آباد یونیورسٹی ملبہ کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکی ہے جن میں کوئی شخص بھی زندہ نہیں بچا تھا۔ ان کے علاوہ پاکستان کے دیگر شمالی علاقوں میں بالاکوٹ مانسہرہ کے اکثر دیہات صفحہ ہستی سے معدوم ہو چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ زلزلہ میں ربوہ اور پاکستان کے احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ سب سے پہلے موقع پر پہنچی ہے جبکہ ابھی وہاں آرمی اور دیگر تنظیمیں بھی نہیں پہنچی تھیں اور انہوں نے ہزاروں لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا۔ خدام الاحمدیہ پاکستان کی ٹیمیں مسلسل زلزلہ زدگان کی خدمت میں مصروف ہیں۔

حکومت پاکستان کی نااہلی کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو بچایا نہیں جاسکا

پاکستانی حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ حالیہ زلزلہ میں ملبوں کے نیچے پھنسے ہزاروں لوگوں کو نکالنے میں وہ ناکام رہی ہے کیونکہ ان کے پاس جدید ساز و سامان کی کمی تھی لہٰذا برطانیہ فرانس اور دیگر ممالک کے ماہرین اپنے جدید آلات اور متعلقہ سامان کے ساتھ جب پہنچے ہیں تو اس وقت کافی دیر ہو چکی تھی پھر بھی ان غیر ملکی معاونین نے جس حد تک ممکن ہوا کچھ جانوں کو بچانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

المیہ یہ ہے کہ پہلے چوبیس گھنٹوں تک حکومت پاکسان پچاس ہزار سے زائد ملبے میں دبے لوگوں سے بالکل بے خبر رہی ہے اور اس کے مطابق صرف اٹھارہ ہزار افراد کی موت ہوئی تھی اور سرکاری ذرائع اس زلزلہ کو نہایت معمولی کر کے آنکتے رہے۔

زلزلہ کا ایک انتہائی دردناک پہلو ہزاروں سکولی بچے ملبے تلے دب گئے

''مجھے بچاؤ، میری امی کو بلاؤ، ابو کو بلاؤ'' بس یہی آوازیں مسلسل پاکستان کی بالاکوٹ کی وادی کے ان سکولوں سے آرہی تھیں جو ۸راکتوبر ہفتہ کے روز زبردست زلزلہ سے زمین بوس ہو گئے۔ ان بچوں کے ماں باپ اور رشتہ دار اپنے ہاتھوں سے ملبہ ہٹانے کا سامان لئے مسلسل اپنے اپنے جگر گوشوں کی تلاش میں تھے سکولوں کی عمارت منہدم ہونے سے ہزاروں بچے اپنی معصوم جان گنوا بیٹھے۔ شمال مغربی صوبہ سرحد میں واقع بالاکوٹ کا علاقہ زلزلہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ بیس ہزار آبادی والے اس شہر اور اس سے متصل گاؤں کا تقریباً ۷۰ فیصد حصہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ یہاں قیامت خیز منظر کا نمونہ دیکھا گیا ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ ایک پرائیویٹ شاہین سکول کی چار منزلہ عمارت کے ملبے تلے 850 بچے ہمشہ کے لئے دفن ہو گئے ایک گاؤں کے حاجی نواب کی بیوی ان کی ماں اور چار بچے گھر گر جانے سے ہلاک ہو گئے نواب نے کہا کہ ایک منٹ بھی نہیں لگا کہ چٹانیں کھسک کر گھروں پر آگئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا شہر ماتم کدہ بن گیا۔

سہ روزہ سرکاری سوگ

زلزلے کے مزید 140 جھٹکے

8راکتوبر کے ہلاکت خیز زلزلہ کے بعد پاکستان میں مزید ایک سو چالیس سے زائد جھٹکے محسوس کئے گئے پاکستان نے اس تباہ کن زلزلہ میں لقمہ اجل بنے ہزاروں افراد کے لئے نو تا بارہ تاریخ سہ روزہ سوگ کا اعلان کیا۔ وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس کے دوران اس سہ روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا۔

زلزلے میں ایک نسل مکمل طور پر تباہ ہوگئی (فوجی ترجمان میجر شوکت سلطان)

پاکستان کے کئی علاقوں میں زلزلے کا اثر اتنا زیادہ سخت اور بھیانک تھا کہ وہاں ایک پوری نسل ہی ختم ہوگئی اس کی تصدیق پاکستان کے فوجی ترجمان میجر شوکت سلطان نے کی ہے انہوں نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایسے کئی علاقے ہیں جہاں مقامی آبادی پوری طرح ختم ہوگئی ہے اور وہاں لاشوں پر دعویٰ کرنے والا کوئی زندہ نہیں بچا۔ کئی گاؤں تو ایسے ہیں جہاں انسان کا نام و نشان ختم ہو گیا ہم نے ملبے سے ہزاروں لاشیں برآمد کیں اور ان میں سے سینکڑوں کے کوئی دعویدار نہیں۔

ہند سماچار جالندھر 11.10.05

زلزلہ کے بعد بھوک مٹانے کے لئے لوٹ مار شروع

زندہ بچ جانے والے لوگوں نے اپنی بھوک مٹانے کے لئے لوٹ مار شروع کر دی مظفر آباد میں ایک فوجی ٹرک جس میں ریلیف کے سامان لدے ہوئے تھے بھوکے اور ناراض لوگوں نے لوٹ لیا۔ بجلی، پانی اور کھانے پینے کی اشیاء کی قلت کے باعث لوگوں نے دکانوں کے شٹر توڑ کر کھانے پینے کی اشیاء لوٹ لیں۔

بین الاقوامی امداد

زلزلہ کے باعث آئی بھیانک تباہی کے پیش نظر پوری دنیا سے پاکستان کو امداد بھیجی جا رہی ہے اور آئندہ بھی اس کے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن تباہی اتنے بڑے پیمانے پر ہوئی کہ پوری دنیا سے آنے والی امداد بھی بہت کم پڑ رہی ہے۔

بھارتیہ جہاز 12/اکتوبر کو ۲۵ ٹن راحت کے سامان کے ساتھ اسلام آباد پہنچا جس میں پندرہ ہزار کمبل پچاس ٹینٹ دریاں اور کھانے کی اشیاء وغیرہ تھیں۔ دوسری کھیپ میں 82 ٹن وزن سامان روانہ کیا گیا۔ جس میں پانچ ہزار کمبل تین سو ٹینٹ پانچ ٹن پلاسٹک شیٹس اور بارہ ٹن دوائیں شامل تھیں

ورلڈ بینک نے بے انتہا نقصان کو دیکھتے ہوئے امدادی راحت کی رقم دوگنی کر دی ہے اب عالمی بنک پاکستان کو اس چیلنج سے نپٹنے کے لئے 4 کروڑ ڈالر کی مالی امداد دے گا۔

اقوام متحدہ نے 27.2 کروڑ ڈالر کے گرانٹ کی اپیل کی ہے۔

کینیڈا نے پانچ کروڑ ڈالر دینے کا اعلان کیا اور 21 ٹن کمبل متاثرین کے لئے بھیجنے کو کہا۔

امریکہ، برطانیہ، چین، روس، سپین، فرانس، جاپان، انڈونیشیا، بیلجئم ترکی سمیت ایک درجن سے زیادہ ممالک کی راحت رسانی کی ٹیموں نے دو روز بعد ہی پاکستان پہنچ کر امدادی کام زور و شور سے شروع کر دیا ریڈ کراس کی ایمرجنسی ٹیم بھی مظفر آباد پہنچی انہوں نے اسلام آباد میں بھی اپنی ٹیم میں مزید ماہروں کو شامل کیا ہے اور کابل میں اپنی سپلائی کے سامانوں میں سے وہ کمبل اور ترپال اسلام آباد بھیجا جو تین ہزار کنبوں کے لئے کافی ہوگا۔ امریکہ نے فوری نقدی امداد بھیجنے کے علاوہ متعدد ہیلی کاپٹروں اور دیگر ضروری ساز و سامان کے ذریعہ مدد کی۔

اب میں قبرستان کا وزیراعظم ہوں

پاکستانی کشمیر کی راجدھانی مظفر آباد زلزلہ کے بعد کھنڈر میں تبدیل ہو گیا۔ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہوگا جس نے اپنے عزیزوں کی موت نہ دیکھی ہو۔ زلزلہ کے اڑتالیس گھنٹے بعد صحافیوں اور راحت بچاؤ کارکنوں کی ٹیم سوموار کو وہاں پہنچی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پورا شہر ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اس بے رحم زلزلہ نے پاکستانی کشمیر کے وزیراعظم سکندر حیات کو بھی نہیں بخشا وہ اپنے ہی مجروح بنگلے کے باہر لان میں رہنے کو مجبور ہیں اگر کہا جائے کہ زلزلے نے پورے شہر کو قبرستان بنا کر رکھ دیا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ کشمیر میں کتنی تباہی ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں کے وزیراعظم سردار سکندر حیات نے کہا کہ ان کا کشمیر قبرستان بن گیا ہے اور میں اب قبر میں تبدیل کشمیر کا وزیراعظم ہوں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں میں نے ایسی تباہی کبھی نہیں دیکھی۔ اب میں قبرستان کا وزیراعظم ہوں۔ لاشوں کو گن گن کر ہمارے آدمی تھک چکے ہیں۔ صرف مظفر آباد میں مرنے والوں کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ ہوگئی ہے اگلے چالیس سالوں میں بھی شہر کی از سر نو تعمیر ممکن نہیں۔ (امر اُجالا 12.10.05)

پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے حقوقِ انسانی کی کھلے عام خلاف ورزی ہورہی ہے

(ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ)

نیویارک۔۱۴/اکتوبر پاکستان مذہبی اقلیتوں کا قتل عام نہیں روک پا رہا ہے اور وہ حملوں کی جانچ کرنے میں بھی ناکام ثابت ہو رہا ہے۔ ایمنسٹی کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے آئین اور بین الاقوامی حقوقِ انسانی میں جس مذہبی آزادی کی بات کہی گئی ہے وہ پاکستان میں کہیں نظر نہیں آتی ہے۔ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے حقوقِ انسانی کی کھلے عام خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ایمنسٹی کی طرف سے یہ رپورٹ گزشتہ 7/اکتوبر کو پاکستان کے پنجاب کے صوبہ میں احمدیہ جماعت کی ایک مسجد پر کئے گئے حملہ کے سلسلہ میں جاری کی گئی ہے جبکہ اس حملہ میں 8 لوگ مارے گئے، اور دیگر 18 زخمی ہو گئے تھے ایمنسٹی نے پاکستانی سرکار سے احمدیہ جماعت کی حفاظت اور حملہ آوروں کو سزا دینے کی مانگ کی ہے۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر 13-10-05)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

جموں کشمیر میں ہلاک شدگان کی تعداد 1500 سے زائد

2 ہزار افراد لاپتہ o ہزاروں کی تعداد میں تعمیرات تباہ ہوگئیں اور لوگ زخمی ہوئے o پانچ دنوں کے دوران 41 جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔ o بعض دیہات مکمل طور پر تباہ ہوگئے o حکومت کی طرف سے متاثرین کے لئے 6 ارب 41 کروڑ کی امداد کا اعلان

صوبہ جموں و کشمیر میں ۸/اکتوبر کو آئے زلزلہ سے 1500 شہری جاں بحق اور ہزاروں زخمی ہو گئے۔ زوردار زلزلے کے جھٹکوں کی وجہ سے زبردست مالی نقصان ہوا جبکہ ریاست میں اوڑی اور کرناہ تحصیل سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ ہزاروں کی تعداد میں تعمیرات تباہ ہوگئی ہیں جبکہ وادی کے تمام اضلاع میں مکانوں میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 8/اکتوبر کو زلزلہ کے 8 جھٹکے، 9/اکتوبر کو 17 جھٹکے، 10/اکتوبر کو 11 جھٹکے، 11/اکتوبر کو 2 جھٹکے اور 12/اکتوبر کو دوپہر تک 3 جھٹکے ریکارڈ کئے گئے۔ اس طرح پانچ دنوں کے دوران 41 جھٹکے ریکارڈ کئے گئے جس کے نتیجہ میں لوگوں میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا۔

کوکر بازار، ماسیمہ، ٹنکی پورہ، فتح کدل، بٹہ مالو اور پائیں شہر کے بیشتر رہائشی مکانوں کو زلزلے کے شدید جھٹکوں سے زبردست نقصان پہنچا کئی مکانوں میں دراڑیں پڑ گئیں کئی مکانوں کے سلیب کریک ہو گئے اور کئی مکانوں کے فرش بیٹھ گئے۔

ہندواڑہ میں زلزلے سے 204 دیہات متاثر ہوئے ہیں اور 3000 مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں جبکہ 1500 مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ 2 دیہات مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ کرالہ پورہ میں پانچ سو مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے جبکہ چار ہزار مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ 31 گاؤں کے 30 ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ 2000 ہزار افراد لاپتہ ہیں ان میں سیکورٹی ملازم بھی شامل ہیں جو کہ زلزلہ کے وقت سرحد پر تعینات تھے۔ بیسیوں دیہات ایسے تھے جہاں زلزلہ کے 72 گھنٹوں کے بعد بھی راحت کا سامان نہیں پہنچ سکا تھا۔

بارہ مولا میں عورتوں اور بچوں سمیت نو سو افراد ہلاک ہو گئے آٹھ سو پچاس اڑی میں جبکہ تین سو پچاس کپواڑہ میں۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ریاست کے زلزلہ کو قومی آفت قرار دیا اور کہا کہ پورا ملک مصیبت کی اس گھڑی میں جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہے۔ انہوں نے صوبہ کے لئے 5/ارب روپے کے اضافی پیکیج کا اعلان کیا اس پہلے 142 کروڑ روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا تھا۔

2010ء تک پناہ گزینوں کی تعداد 5 کروڑ ہوسکتی ہے۔

قدرتی آفات و مصائب کا سلسلہ دنیا کے مختلف علاقوں میں اگر یونہی جاری رہا تو آنے والے پانچ سالوں میں دنیا بھر میں اس کی وجہ سے پناہ گزینوں کی تعداد کروڑوں میں پہنچ جائے گی۔ ماہرین نے بتایا ہے کہ قدرتی آفات کا سلسلہ جاری رہا اور آب و ہوا اپنا توازن کھوتے رہے تو 2010 تک 5 کروڑ لوگ پناہ گزین بن جائیں گے۔ ''یونیورسٹیز انسٹیچوٹ فار انوائرمنٹ اینڈ ہیومن سیکیورٹی'' کے صلاح کار جانسن بوگارڈی نے کہا قدرتی آفات کی بناء پر آب و ہوا کے غیر متوازن ہونے کا سلسلہ اور زور پکڑے گا۔

بقیہ صفحہ (9)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور میں جب مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی مگر مشرب حسن پر ہوں جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا۔

اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۷۔۲۵۶)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روزوں کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہومیو پیتھک سے جانکاری رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان کی ضرورت

امسال جلسہ سالانہ قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد متوقع ہے اس لئے کثرت سے ہندوستان و بیرون ممالک سے احباب جماعت کے آنے کی امید ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان اپنے آپ کو پیش کریں اور اپنے نام جلسہ سالانہ سے قبل مکمل کوائف کے ساتھ خاکسار کو بھجوادیں جزاکم اللہ۔ (ڈاکٹر سید سعید احمد۔ انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری۔ قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 | Tuesday | 18 Oct 2005 | Issue No. 42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

بینزہائیم (Bensheim) میں مسجد بشیر کا سنگ بنیاد، جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات کا معائنہ، کارکنان سے خطاب، خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح، احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن جرمنی کے ساتھ میٹنگ اور طلباء کو نہایت اہم زریں ہدایات۔

اس تعلیمی ماحول میں جہاں فیس اور تعلیمی اخراجات کم ہیں یہ ناشکری ہوگی اگر ہمارے طلباء تعلیم کی طرف توجہ نہ دیں۔ جماعت کو ہر فیلڈ میں سائنسدان چاہئیں۔ جن طلباء میں پوٹینشل ہے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

25 اگست 2005ء بروز جمعرات:

علی الصبح ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے مسجد میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی اور اس طرح سے آج بروز جمعرات کی مصروفیات کا آغاز ہوا۔ آج پہلے پہر حضور اقدس اپنی رہائشگاہ پر دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ تاہم دو بجنے میں پانچ منٹ پر مسجد میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور شام پانچ بجے حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق بخشنے کے لئے مع افرادِ قافلہ جلسہ گاہ بمقام مئی مارکیٹ من ہائیم تشریف لے گئے اور جلسہ کے اختتام تک وہیں فروکش رہے۔ من ہائیم جاتے ہوئے راستہ میں Bensheim نامی شہر میں حضور کا قافلہ رکا جہاں حضور اقدس نے ایک نوخرید کردہ قطعہ اراضی پر مسجد بشیر کا سنگ بنیاد رکھا۔

بینزہائیم (Bensheim) میں مسجد بشیر کا سنگ بنیاد

فرانکفورٹ سے جانبِ جنوب قریباً 68 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Bensheim نامی شہر میں جماعت احمدیہ جرمنی کو سو مساجد منصوبہ کے تحت تعمیر مسجد کے لئے ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ آج مقامی احباب جماعت خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ان کے پیارے آقا اُن کے حلقہ میں تعمیر کی جانے والی مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے سلسلہ میں اپنے قدوم میمنت لزوم سے ان کے شہر کو برکت بخشنے آرہے تھے۔ حضور پُرنور کے استقبال کے لئے خوبصورت لباس میں ملبوس بچے شیریں آواز میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے، کثیر تعداد مقامی احباب وخواتین کے علاوہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانان کرام بھی حضور کے لئے چشم براہ تھے، اس وقت ہلکی ہلکی بارش بھی ہونے لگی تھی جو ساری تقریب کے دوران بھی اللہ کی رحمت بن کر جاری رہی۔

حضور پُرنور کا قافلہ ٹھیک چھ بجے یہاں پہنچا تو ریجنل امیر مکرم محمود احمد صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم حمید احمد خالد صاحب کو استقبال کرنے کی سعادت ملی، دو بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کر کے اطفال وناصرات کی نمائندگی میں استقبال کیا۔ حضور انور مقامی عہدیداران سے گفتگو فرماتے ہوئے اُس مارکی میں تشریف لائے جہاں ایک مختصر سا سٹیج بنایا گیا تھا تو حضور کی اجازت سے محترم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کرنے کے لئے مکرم حافظ عمیر احمد صاحب کو بلایا۔ اردو اور جرمن ترجمہ ہو چکا تو محترم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کے بارے میں حضور انور اور حاضرین کو تفصیلات بتائیں۔ آپ نے بتایا کہ 137000 یورو کی مالیت سے گیارہ فروری 2004ء کو خریدے جانے والے اس قطعہ زمین پر ہمیں 25 مارچ 2005ء کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ملی۔ 1000 مربع میٹر کے اس قطعہ زمین پر 190 مربع میٹر مسقف حصہ تعمیر کیا جائے گا جس میں 180 نمازیوں کے لئے گنجائش ہوگی، انشاء اللہ۔ محترم امیر صاحب نے بعض مقامی لوگوں کی طرف سے اس مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہوجانے والی صورت حال کے حوالہ سے حضور اقدس کی خدمت میں درخواست دعا بھی کی۔

تعارفی تقریب کے بعد حضور اقدس مسجد کے نقشہ کے مطابق محراب والی جگہ پر تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ ٹھیک 18:15 پر حضور اقدس نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی پہلی اینٹ نصب فرمائی اور پھر حضرت بیگم صاحبہ نے بنیادی اینٹ رکھی۔ آپ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی:

مکرمہ صاحبزادی بی بی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان۔ مکرم صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ۔ مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ۔ مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن۔ مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ پاکستان۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکریٹری۔ مکرم احمد حسین صاحب، درویشان قادیان کا نمائندہ۔ مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب، مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی۔ مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی و انچارج شعبہ ۱۰۰ مساجد۔ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی۔ مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی۔ مکرمہ زینت حمید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی۔ مکرم لئیق احمد منیر صاحب ریجنل مبلغ۔ مکرم محمود احمد صاحب ریجنل امیر Hessen-Süd۔ مکرم حمید احمد خالد صاحب صدر جماعت Heppenheim۔ مکرم محمد احمد دہلے صاحب، زعیم مجلس انصاراللہ Heppenheim۔ مکرم محمد قاسم صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ Heppenheim۔ مکرمہ نسرین وارث صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ Heppenheim۔ مکرم عطیۃ الہادی صاحبہ ومبائع۔ عزیزم شرجیل احمد خالد، بچہ وقفِ نو جماعت Heppenheim۔

دس منٹ میں یہ کارروائی مکمل ہوچکی تو حضور اقدس نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور کی خدمت میں شیرینی پیش کی گئی جس میں سے حضور نے ایک ٹکڑی چکھی اور احباب جماعت کو سلام کرتے ہوئے بچوں کی دعائیہ الوداعی نظموں کے پاکیزہ ماحول میں یہاں سے رخصت ہوئے۔

جلسہ گاہ مئی مارکیٹ میں ورود مسعود اور معائنہ انتظامات جلسہ

۲۵ راگست ۲۰۰۵ء کو سات بجے شام سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے مئی مارکیٹ من ہائیم میں رونق افروز ہوئے اور ۲۸ راگست کی شام تک مع افرادِ قافلہ یہیں فروکش رہے۔ حضور اقدس یہاں پہنچنے کے بعد اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور 19:15 پر معائنہ انتظامات جلسہ کے لئے باہر تشریف لائے۔ حضور انور جلسہ کے مہمانوں کے لئے بڑی محنت اور خوبصورتی سے تیار کئے گئے استقبالیہ دروازہ سے داخل ہوکر سب سے پہلے نمائشگاہ میں تشریف لے گئے پھر مختلف دفاتر اور شعبوں سے ہوتے ہوئے لنگر خانہ میں پہنچے تو یہاں کارکنان نے حضور کا پرجوش استقبال کیا۔ ایک کارکن نے بڑے سائز کا ایک کیک بنا کر میز پر سجا رکھا تھا جسے حضور نے کاٹا اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کارکنان میں تقسیم کئے۔ اس کے بعد حضور نے کھانا پکوائی کے انتظامات کا جائزہ لیا اور لنگر کے مختلف حصوں میں تشریف لے جاکر برتن دھونے، پیاز کاٹنے جیسی خودساختہ مشینوں کو ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے خیمہ جات کے معائنہ کے دوران خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور بعض خیموں کو اہل خیمہ کی موجودگی میں اندر سے ملاحظہ فرمایا اور انتظامیہ سے انہیں مہیا کی جانے والی سہولتوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اس معائنہ کے دوران محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور افسر جلسہ سالانہ مکرم زبیر خلیل صاحب حضور اقدس کے استفسار پر اعداد وشمار اور حقائق پیش کرتے رہے۔ حضور اقدس معائنہ کے لئے مستورات کے جلسہ گاہ میں بھی تشریف لے گئے اور صدر لجنہ جرمنی محترمہ زینت حمید صاحبہ نے حضور کے ساتھ جلسہ گاہ کا دورہ کرایا۔

معائنہ کے اختتام پر حضور انور مئی مارکیٹ کے بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں جملہ کارکنان اپنے اپنے شعبوں کی ترتیب کے ساتھ U شکل میں کھڑے تھے، حضور اقدس ان کے سامنے سے ہوتے ہوئے ہر شعبہ کے انچارج کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو سوا آٹھ بجے تلاوت قرآن مجید سے ایک مختصر سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا، یہ تلاوت مکرم حافظ عبدالحمید صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے یہاں جمع کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور اقدس نے اپنے خطاب میں تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جلسہ کی انتظامیہ نے جلسہ کا جو پروگرام شائع کیا ہے اُس پر تفصیلی ہدایات شائع کی ہیں، اُن ہدایات کو غور سے پڑھیں، وہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔ ان کے علاوہ اِس وقت میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے مامور کئے گئے ہیں، اِس لئے بے نفس ہوکر خدمت کریں۔ اس ضمن میں ایک نواحمدی جنہوں نے 1995ء میں بیعت کی تھی کے خط کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جلسہ کے موقع پر رہائش کے حوالہ سے انہیں پریشانی تھی کہ کیا بنے گا۔ مگر رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر دائرہ سا بننے لگا ہے اور وہ بڑھتا چلا جاتا ہے پھر اس دائرہ میں سے کوئی چیز نکل کر اُترنے لگتی ہے، غور کرتے ہیں تو وہ قرآنی آیات ہوتی ہیں۔ اس پر انہیں تسلی ہوگئی اور انہوں نے جلسہ کے دوران رہائش سے خوب لطف اٹھایا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ جلسہ کے دوران دعاؤں پر خاص زور دیں، نمازوں کی ادئیگی کی طرف توجہ کریں، بیشک جمع کر کے پڑھیں مگر وقت پر ادا کرنی بہت ضروری ہیں۔ منتظمین اور ناظمین باقاعدہ نمازوں میں حاضر ہوں اور جلسہ کے دوران بازار مکمل طور پر بند ہونا چاہئے۔ آپ کا یہاں آنے کا مقصد Shopping نہیں ہونا چاہئے۔ اس بارہ میں شعبہ تربیت اور حفاظت اپنی ذمہ داری پورے طور پر

باقی صفحہ نمبر ٦ پر ملاحظہ فرمائیں